اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یہدی الیہ من ینیب
الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ ہدایت مقالہ از حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی رح مسمیٰ بہ
اسولۃ الخاملۃ فی
۱۳۲۲ھ
اجوبۃ الکاملۃ
باہتمام احقر انام محمد عبد الاحد عفا اللہ عنہ الصمد بماہ محرم سنہ ۱۳۲۲ ہجری نبوی م
در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد ہر چند کہ تحریر سوالات مسطورہ سے سائل کی لیاقت اور حسن فہم ایسا آشکار ہے جیسے کالے توے مین چاند نا مگر بدین نظر کہ اگر ایسے سوالات کا جواب نہین دیا جاتا اور یون سمجھکر کہ ؎ جواب جاہلان باشد خموشی ؛ ایسے خرافات کے جواب مین سکوت کیا جاتا ہے تو جاہلون کو اور بھی جرأت ہو جاتی ہے اور باطل کو اونکے حق سمجھنے لگتے ہین اسلیے مختصر مختصر جواب سوالات بعد تحریر سوال مرقوم ہوتے ہین ؛ السوال الاول۔ ہم مرثیہ سوز مین سنتے ہین ہان جسے گٹکڑی کہتے ہین وہ نہین سنتے کہ وہ راگ ہے اور راگ حرام ہے اور حرمت اسکی خواہ قرآن مین ہو خواہ مرثیہ مین اُسے ہم منع کرتے ہین بخلاف سنیونکے کہ صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۲۹۲ چھاپہ نولکشور مین موجود ہے کہ آنحضرت کے حضور مین دو عورتین گانے والیان راگ گاتی تھین اُسمین خلیفہ اول آئے اور کہا کہ مزمار شیطانی حضرت کے پاس آیا اُسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جانے دو آج دن عید کا ہے سو معاذ اللہ خلیفہ اول اُسے مزمار شیطانی بتائین

اور حضرت امام حسین اگر فی الحقیقت موافق قول ابو بکر کے وہ مرد مار شیطانی تھا تو آنحضرت کی عصمت
بن داغ لگا کہ آنحضرت کو فاسق بنایا معصوم نہ ٹھہرے **الجواب الاول**۔ اہل سنت وجماعت
جو مرثیہ خوانی کو منع کرتے ہین تو نہ باین وجہ کہ یہ اقسام راگ سے ہے اور راگ ممنوع ہے اگر یہ وجہ
ہوتی تو سائل کا کہنا بجا تھا کہ ہم مرثیہ سوز مین سُنتے ہین جسکو گٹکری کہتے ہین وہ نہین سُنتے بلکہ وجہ
ممانعت یہ ہے کہ مرثیہ خوانی پر کیا متقرر ہے تعزیہ داری علم برداری سینہ زنی وغیرہ بدعات شنیعہ[۱]
سب ایجاد بندگان ہوا وہوس ہین نہ خدا تعالے نے اس قسم کی باتون کے لئے ارشاد فرمایا نہ جناب
سرور کائنات علیہ وعلیٰ آلہ افضل الصلوات والتسلیمات نے یہ راہ بتائی ہان کلام اللہ مین ہے تو یہ
ارشاد ہے۔ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ جسکے یہ معنی ہین جو لوگ حدود
اللہ سے آگے بڑھ جاوین وہی ظالم ہین اور یہ بھی ارشاد ہے کہ اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ
وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ یعنے اے لوگو تابعداری کرو اُس چیز کی جو تمہاری طرف نازل
کیگئی ہے اور نہ پیروی کرو سوا اللہ کے اورونکی اور حدیث صحیح تو یہ ارشاد ہے۔ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا
ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ[۲] یعنے جسنے ہمارے اس دین مین کوئی نئی بات نکالی وہ مردود ہے اور سب اہل

سـ۱ـہ ایکسن قبح شرعی ہی نہین بلکہ یہ امور قبح عقلی سے خالی نہین۔ للّٰہ ذرا غور فرمائیے انصاف کیجئے کیا حسن وقبح عقلی کے قائل ہونگا بھی ثمرہ ونتیجہ ہے۔ کیا یہ امور بچون کے کھیل کے قدم بقدم نہین ہین جیسے لڑکے لکڑی کا گھوڑا بنا کر دانہ گھاس ڈالتے ہین ہانکتے ہین دوڑاتے ہین۔ اور لڑکیان گڑیان بنا کر شادی بیاہ چوتھی چھٹی وغیرہ سب کچھ رسوم مروجہ کرگذرتی ہین۔ بغور ملاحظہ فرمائیے یہی ہندوستانی خود ایجاد دررواج ہے کہ فرعی اور نقلی امور کے ساتھ اصلی اور واقعی کا سا معاملہ کیا جاتا ہے کنہیا کا جنم اون کا میلہ وغیرہ انہی خود ایجاد ... کا جھمیلا ہے ۱۲ محمد حسین بانکپوری عفی عنہ۔

سـ۲ـہ فدی انکھین کھولیے ہوش سنبھالیے دیکھئے تو ہمارے سچے مخبر پیارے رسولؐ کا یہ ارشاد بھی کیا صاف ورشن آئینہ ہے جسمین سنت وبدعت کی صورت کیا بلکہ حقیقت کس وضاحت سے ظاہر وباہر ہے صرف جب کسی نے خواہ وہ عالم فاضل قاضی مفتی غوث قطب ہی کیون نہو اَحْدَثَ کوئی نئی بات نکالی جسکا وجود ثبوت پہلے سے نہو فِیْ اَمْرِنَا ہمارے اس امر یعنے دین مین تو اس صورت مین احداث کی تین قسمین ہوئین اَلْاِحْدَاثُ فِی الْاَمْرِ یعنے نئی بات ہمارے اس دین مین نکالنی دوسرے اَلْاِحْدَاثُ فِیْ غَیْرِ اَمْرِنَا یعنے ہمارے اس دین کے غیر مین کوئی نئی بات نکالنی الاحداث لامرنا یعنے ہمارے اس دین کے لئے کوئی نئی بات نکالنی دیکھو یہی پہلا احداث ہے جو بدعت شرعی اور بدعت سیئہ ہے جسکی تمثیل وتصریح مولانائے مرحوم نے کمی بیشی نسخہ کے ساتھ فرمائے اور دوسرا احداث بدعت شرعی اور سیئہ نہین کیونکہ وہ احداث فی امر الدین نہین بلکہ دینی اور شرعی باتون کے علاوہ کسی دنیاوی امر مین کوئی نئی بات نکالنا مباح ہوگا بشرطیکہ وہ نئی بات محرمات اور مکروہات مین سے نہو جیسے چارپائی مونڈہ۔ انگرکھا پائجامہ وغیرہ وغیرہ کہ انمین روزمرہ نوع انواع قسم کی تراش خراش ہوا کرتی ہے۔ اور تیسرا احداث بھی بدعت شرعی اور بدعت سیئہ نہین۔ اسواسطے کہ لامر الدین یعنے دین کی مصالح اور ضروریات کے لئے کوئی نئی بات نکالنی ہرگز بدعت نہین جیسے علم صرف ونحو کی تدوین اور کتب فقہ واصول کی تالیف وتصنیف بغرض سہولت وآسانی تعلیم وتعلم کے لئے ہے جسکو مولانائے مرحوم نے

اہل سلام یہانتک کہ شیعہ بھی اسبات کے معترف ہین کہ مرثیہ خوانی تعزیہ داری علم برداری سینہ زنی
سیہ پوشی وغیرہ بدعات معمولہ شیعہ کا پتہ نہ کلام اللہ مین ہے نہ حدیث مین نہ خدا نے ان کامونکے لیے
فرمایا نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ راہ بتائی پھر اسطرح ان کامون کا معتقد ہونا اور
ان واہیات پر ثواب عظیم کا اُمید وار ہونا حدود اللہ سے نکل جانا ہے یا نہین اور نئی بات کا
دین مین نکالنا ہے یا نہین بالجملہ شیعہ موافق ارشاد آیۃ — وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ کے ظالم ہیں
اور موافق ایماے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ساری باتین مردود ہین اسلیئے اہل سنت و
جماعت اُنپر اعتراض کرتے ہین نہ بوجہ راگ ہونے کے فقط مرثیہ خوانی ہی کو منع کرتے ہین اب
لازم یون ہے کہ شیعہ انصاف فرمائین اور راہ پر آئین ورنہ وہ جانین خدا سے معاملہ پڑنا ہے
نیک و بد کا حساب اب اُنکے ہاتھ ہے در بارۂ وجہ ممانعت اگر تسکین خاطر ہو اور خدا کے
ارشاد اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان سے دل کی اُلجھن نہ کھلے تو ایک مثال عرض کرتا
ہون اُسکو غور کرینگے تو یہ عرض مان ہی لینگے انشاء اللہ تعالی جیسے ہمارے تمہارے جسم مین ہاتھ
پانوٗن آنکھ ناک اعضا ہین اور ہر ایک کے لیے ایک ایک مقدار ہے دو ہاتھ دو پانوٗن دو آنکھین
پانچ اُنگلیان ہر ہر ہاتھ پانوٗن مین ایک مُنھ ایک ناک علی ہذا القیاس دین مین بھی بہت سے
ارکان ہین نماز روزہ حج زکوۃ اور پھر ہر ایک کی ایک مقدار ہے نمازین رات دن مین پانچ تو
روزہ برس بھر مین تیس علی ہذا القیاس زکوۃ ہر سال ہے حج عمر بھر مین ایکبار مگر جیسے آنکھ

(نوٹ بقیہ متعلقہ صفحہ ۳) شریعت بقصہ کے ساتھ تمثیل فرمائی اور یہی احداث اگر کسی فرض شرعی کی ضرورت کے لیے ہے تو بدعت مقررہ اور
حیث شرعی کے لیے بدعت واجبہ اور مسنون و مستحب شرعی کے لیے بدعت مسنونہ و مستحبہ ہے اسلیئے کہ یہ احداث اسی شرعی امر کا تابع
اور اسی سے ملحق ہے پس جیسا متبوع ویسا تابع اور اسی کو ملحق بالسنتہ یا بدعت حسنہ کہیئے اسلیئے کہ اسمین کوئی حسن ذاتی نہین بلکہ
اسکے متبوع ہی کا حسن ہے جسنے اسکو حسین بنادیا پس جسمین اس قسم کا حسن نہین وہ بدعت حسنہ نہین اور پھر جسوقت یہ امور اپنے
متبوع اور ملحق بہ سے الگ ہوگئے اور اُس امر شرعی کو انکی ضرورت باقی نہ رہی تو اُسوقت اُنکا حسن بھی کافور ہوجائیگا۔ اب وہی پہلا
احداث بدعت سیئہ اور مداخل کلیہ شارع علیہ السلام کل بدعت ضلالۃ ٹھہرا اور واضح ہوگیا کہ پہلی ہی قسم کا احداث کلیۃً بدعت سیئہ ہے
اور جو امور پہلے سے اشارۃً یا کنایۃً یا ضمناً شریعت سے ثابت ہوچکے ہون اور کسی وقت مین انکا ظہور و شیوع ہوجائے تو
وہ احداث ہی نہین بلکہ وہ سنن متروکہ مین سے ہونگے جیسے نماز تراویح وغیرہ اور یاد رہے کہ جس احداث کی شرعاً حاجت ہے اگر ان
امور محدثہ مین کوئی شرعی قباحت کسی طور نکل آئے تو عجب نہی ممنوع ہوجائین گے ۱۲ محمد حسین مانکپوری۔

ناک اپنی مقدار معین سے کم ہو جب بُری معلوم ہوتی ہے زیادہ ہو جب بُری ایک ناک کی جگہ اگر دو
ناکیں ہوں اور دو آنکھوں کی جگہ اگر تین ہوں ویسے ہی بُری معلوم ہونگی جبکہ فرض کیجیے کسی کے اصل سے
ناک نہو یا آدھی ہو بالجملہ جیسے ہمارے تمہارے وجود میں کمی بیشی اپنے اندازے سے بُری معلوم ہوتی ہے
ایسے ہی دین میں بھی کمی بیشی اندازہ نبوی سے بُری اور ناموزون ہوگی اس مثال کے سننے کے بعد اہل
انصاف تو انصاف ہی فرمائینگے اور جنکو خدا نے چشم انصاف عنایت نہیں کی وہ ہماری تو کیا
خدا و خدا کے رسول کی بھی نہیں مانتے باقی سائل نے جو کچھ خلیفہ اوّل پر طعن فرمائے ہیں اُسکا جواب
بطور تحقیق تو اتنا ہی بہت ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اہل سنت کے نزدیک نبی نہیں جو تمام احکام اُنکو
معلوم ہوتے مزامیر کی بُرائی سُنی ہوئی تھی پر یہ تفصیل معلوم نہ تھی کہ دف عید کے دن جائز ہے
اور باقی مزامیر حرام سو اپنے خیال کے موافق منع فرمایا باقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیداً
ہونا اُنکو بالیقین معلوم ہوتا تو پھر اس اعتراض کی گنجائش تھی کہ ابوبکر صدیق اُسکو مزامیر سمجھے تھے
تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ اُنھوں نے نبی کو مزمار شیطانی کا سُننے والا سمجھا اور معصوم نہ سمجھا علاوہ بریں
اعتراض اُسے کہتے ہیں کہ جسپر اعتراض کیا جائے اُسکی اُن باتوں کو توڑیے جو اُسکے نزدیک مسلم ہوں
اور اگر اُسکے نزدیک ایک بات مسلم ہی نہیں تو اُسکا توڑنا اُسکو کیا مضر مثلاً اہل اسلام پر یہ اعتراض
اسے کہتے ہیں کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا نعوذ باللہ نبی نہونا ساحر کاہن دنیا پرست
ہونا ثابت کرے اور ابوجہل کا کافر یا دنیا پرستی اور برائی کا ثبوت اہل اسلام کو کیا مضر ہے
سو اہل سنت وجماعت کے نزدیک مباحات جیسے امتیوں کو مباح ہوتے ہیں انبیا کو بھی مباح
ہوتے ہیں ہاں اتنا فرق ہے کہ بہت سے مباحات امتیوں کے حق میں کسیقدر مکروہ ہوں
تحریمی نہ سہی تنزیہی سہی پر انبیا کے حق میں وہی مباحات سو یا بن وجہ کہ اُنکے فعل سے اباحت
معلوم ہوتی ہے موجب ثواب ہو جاتے ہیں ظاہر باتوں میں اُسکی ایسی مثال ہے جیسے غذا ئے
قوی ضعیف المعدہ کے حق میں موجب نقصان اور قوی المعدہ کے حق میں باعث قوت لیکن
ظاہر ہے کہ امور مکروہہ میں اشتراک شیطانی ضرور ہوتا ہے بہت نہیں تھوڑا ہی سہی باعث عذاب نہ

سبب کراہت ہی سہی سو اگر فرض کیجیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہی تھے اور ابوبکر صدیقؓ کو انکی بیداری کی اطلاع بھی تھی اور ادھر یہ امر مباح بوجہ کراہت خالی از شر شیطان تھے تو تب بھی بہ این نیست کہ بوجہ مذکور انہون نے اُسکو مزمار شیطانی کہا ہو مگر اس سے یہ کہان سے لازم آیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق مین بھی یہ اُسکا سننا بوجہ اغوائے شیطانی ہو ایک فعل ایک کے حق مین موجب ثواب اور دوسرے کے حق مین موجب عذاب ہوتا ہے چونکہ سُنی سُنائی کا ذکر ہے تو مین بھی اسی ضلع کی مثال عرض کرتا ہون کلام اللہ کا سُننا بعضونکے لیے باعث ہدایت اور موجب ثواب اور بعضون کے لئے ضلالت و باعث عذاب ہے یہ مین نہین کہتا کلام اللہ ہی مین ارشاد ہے يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا اب دیکھیئے ثواب عذاب مین زمین و آسمان کا فرق ہے ایک فعل مین جب یہ دونون مجتمع ہوے تو اباحت اور کراہت تو نیچے کے درجہ مین ہے یہ دونون اگر بہ نسبت دو شخصون کے مجتمع ہو جائین تو اتنا رنج کیون ہے یا حضرت خلیفہ اول ہی سے ضد ہے کہ وہ سید ہی کہین تب بھی اُلٹی ہی سمجھ مین آتا ہے یہ تو بطور تحقیق جواب تھا اب بطور الزام سُنیے ہماری نہین مانتے تو خدا کی تو مانیئے خداوند علیم حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنے کلام پاک مین نبی فرماتا ہے کبھی بھولے چوکے کلام اللہ دیکھا ہو تو شیعون نے سورہ مریم مین یہ آیت بھی دیکھی ہو گی وَوَهَبْنَا لَهُ مِن رَّحْمَتِنَا أَخَاهُ هَارُونَ نَبِيًّا۔ جسکے یہ معنی ہین کہ دیا ہمنے موسی کو اپنی رحمت سے اُنکا بھائی ہارون نبی اور اُنہین برادر بزرگوار کے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بشہادت کلام اللہ سر کے بال پکڑ کے کھینچے چنانچہ کلام اللہ پڑھا ہو گا تو سورہ اعراف مین یہ بھی دیکھا ہو گا۔ فَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ جسکا حاصل یہہ ہے جو معروض ہوا اور سورہ طٰہٰ مین وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي

سلہ اور اس سے پہلے یون فرماتے ہین وَلَمَّا رَجَعَ إِلَىٰ قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفًا اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائے اپنی قوم کیطرف تو غصہ مین بھرے ہوئے اور رنجیدہ خاطر قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُونِي مِن بَعْدِي أَعَجِلْتُمْ أَمْرَ رَبِّكُمْ فرمایا تمنے میرے بعد بُرا کام کیا اور اپنے رب کے احکام کو آنے نہ دیا اور جلدی کر بیٹھے وَأَلْقَى الْأَلْوَاحَ وَأَخَذَ بِرَأْسِ أَخِيهِ يَجُرُّهُ إِلَيْهِ اور توراۃ مقدس کی تختیان پھینکدین اور حضرت ہارون کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ ١٢

سلہ قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي فرمایا اے رب کھول دے میرا سینہ علوم و معارف سے اور میرے کامون مین

اور سورہ شعرا مین جملہ فَأَرْسِلْ إِلَىٰ هَارُونَ بھی دیکھا ہوگا جسکو اپنے ماقبل اور مابعد کے ملانے سے یہ بات نکلتی ہے کہ حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کے لئے نبوت کی استدعا اُسیوقت کی ہے کہ جسوقت ام انکو خلعت نبوت حاصل ہوا غرض فرعون کیطرف جانے سے پہلے حضرت ہارون کی نبوت کے خواستگار ہوئے اور پھر قَدْ أُوتِيتَ سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ[لہ] سورہ طٰہٰ اور كَلَّا فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا إِنَّا مَعَكُم مُّسْتَمِعُونَ سورہ شعرا مین موجود ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ دعا اور استدعا فرعون کیطرف جانے سے پہلے ہی مقبول ہوئی یہ سارے حوالے اسلئے دیئے کہ کوئی حجتی لا اُمتی بوجہ تکرار نکرے اگرچہ شیعہ اپنی ہٹ دھرمی سے اب بھی باز نہ آئین کلام اللہ کو بیاض عثمانی تبلائین کلام ربانی نہین چنانچہ کہتے ہین اور اسلئے علماے اہل سنت نے اور نیز اس ہیچمدان نے ہدیۃ الشیعہ مین اسکے جوابات دندان شکن لکھے ہین اور اُن سب سے بڑھکر یہ ہے کہ اگر شیعہ اصل سے کلام اللہ کو نمانین ہمارا ادہر بھی حساب اور لکھا ہے اُدہر نہین ادہر بھی آپکو سچھاڑینگے آخر شیعہ و سُنی حدیث ثقلین کے ہی قائل ہین اس حدیث کا ماحصل یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مین تم مین دو بھاری چیزین چھوڑے جاتا ہون ایک کتاب اللہ دوسری اپنی عترت جبتک تم ان دونون کو پکڑے رہوگے تب تک گمراہ نہوگے اور ظاہر ہے کہ کلام اللہ کسی پاس ہو اور نہ پکڑے یعنی اُسپر عمل نکرے یا پاس نہو کوئی چھین لیجائے یا جلادے جیسا حضرات شیعہ نسبت جناب عثمان رضی اللہ عنہ کے گمان رکھتے ہین کلام اللہ پر عمل نکرنا دونون صورتون مین میسر نہین صرف اتنا فرق ہے کہ پہلی صورت مین مثل کفار زمانہ سید الابرار احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونگے دوسری صورت مین مثل کفار زمانہ جاہلیت کے بالجملہ کلام اللہ کے عالمون حافظون پر یہ بات مخفی نہین کہ حضرت ہارون فرعون کے پاس جانے سے پہلے نبی ہوچکے تھے اور علیٰ ہذا القیاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا توراۃ کے لئے کوہ طور پر جانا اور حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ

(بقیہ نوٹ متعلقہ صفحہ ۶) آسانی عطا فرما۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي اور میری زبان کی لکنت دور فرما تاکہ میری بات کو سمجھین وَاجْعَل لِّي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي اور میرا وزیر و مشیر میرے بھائی ہارون کو بنادے جس سے میری کمر ہمت مضبوط ہوجاوے اور اُسے میرے امور رسالت مین شریک کر ۱۲

لہ فرمایا اللہ پاک نے اے موسیٰ تمکو سب باتین دی گئین تمہاری دعائین قبول ہوئین ۔ ۱۲

انا اور پھر سامری کا بنی اسرائیل کو گمراہ کردینا اور حضرت موسی علیہ السلام کا غصہ مین لڈٹ کر ہارون علیہ السلام کے سر کے بال پکڑ کر کھینچ کر یہ کہنا ا فعصیت امری[1] جسکے یہ معنی ہین تو نے میرے حکم کی نافرمانی کی یہ سب باتین فرعون کے غرق ہونیکے بعد کی ہین چنانچہ سورہ اعراف سورہ طٰہٰ سورہ شعرا کے سیاق و سباق اور نیز باتفاق شیعہ و سنی ثابت ہے اب حضرات شیعہ کیخدمت مین اس غلام خاندان اہلبیت کی یہ گزارش ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اگر حضرت ہارون علیہ السلام کو وہی حکم کیا تھا جو حکم خدا ہے اور انہون نے اسکی نافرمانی کی جسکی نسبت یہ فرمایا۔ افعصیت امری تب تو حضرت ہارون علیہ السلام کی عصمت کو کیونکر نبھاہیئے گا اور اگر حضرت موسٰی علیہ السلام نے کوئی امر خلاف شرع ارشاد فرمایا تھا تو حضرت موسٰی علیہ السلام کی معصومیت کو نعوذ باللہ داغ لگیگا اور اگر وہ حکم نہ موافق شرع تھا نہ مخالف شرع یون ہین مباحات دنیوی مین سے تھا تو حضرت ہارون علیہ السلام کا قصور ہی کیا تھا جو حضرت موسٰی علیہ السلام نے انکی ہتک عزت کی انکی نبوت اور بڑائی کا کچھ لحاظ نکیا قطع نظر نبوت کے حضرت ہارون علیہ السلام بڑے بھائی بھی تو تھے اور بڑا بھائی بجائے باپ کے ہوتا ہے بہرحال حضرت موسی علیہ السلام سے یہ حرکت از قسم معصیت تھی جس سے عصمت کو داغ تو کیا لگیگا بالکل سیاہ بنجائے اگر حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کی عصمت باوجود اس دست و گریبان ہونے کے بھی نہین جاتی اور حضرت ہارون کے عاصی سمجھنے سے چنانچہ آیت۔ افعصیت امری شاہد ہے انکی عصمت کو داغ نہین لگتا تو حضرت ابوبکر صدیق نے اگر دف کو مزمار شیطانی سمجھکر منع کیا تو کیا بیجا کیا اسمین اور اسمین تو زمین و آسمان کا فرق ہے وہ قصہ کلام اللہ مین جسکے انکار سے آدمی کافر ہوجاتا ہے یہ قطعہ حدیث واحد مین جسکے انکار سے کفر عائد نہین ہوتا وہان حضرت موسٰی علیہ السلام جو نبی ہین اور نبی بھی کیسے نبی ہے ہارون کو عاصی سمجھتے ہین ظاہر ہے کہ نبی کا فہم کیسا ہوتا ہے یہان اگر دف کو مزمار شیطانی سمجھا تو ابوبکر صدیق نے سمجھا جو انکے معتقدون کے نزدیک بھی نبی نہین امتی ہین حضرت رسول اللہ صلی اللہ

(نوٹ متعلقہ صفحہ ۷) ۵۵ فرمایا کچھ نہین بس تم دونون جاؤ ہماری نشانیان لیکر ہم تمہاری سنتے ہین اور تمہاری مدد کرینگے ۱۲-

[1] کیون تو نے میرے حکم کی تعمیل نہ کی - ۱۲

علیہ وسلم سے کم ہین حضرات موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے بدرجہا کمتر ہین انکی غلط فہمی سے سند پر کچھ عیب نہین لگتا کیونکہ انکے نزدیک سوا نبی کے کوئی معصوم نہین اور شیعون کے اصول کے موافق نبی تو نبی امام بھی معصوم ہین پھر سنی تو اعمال ہی مین معصوم کہتے ہین جیسے معصوم کہتے ہین شیعہ معصومون کو فہم مین بھی معصوم سمجھتے ہین جیسے اعمال مین معصوم سمجھتے ہین جسکا حاصل یہ ہے کہ گناہ انسے صادر نہین ہوتا ویسے ہی غلط فہمی سے معصوم ہوتے ہین سو اگر حضرت ابوبکر صدیق نے غلطی سے دف کو مزمار شیطانی کہدیا تو کیا گناہ کیا ایک غلط فہمی ہوئی جس سے نہ ولایت مین نقصان ہے سنیون کے نزدیک نہ خلافت مین بلکہ انکے نزدیک نبی سے بھی غلط فہمی ممکن ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شیعون کے نزدیک غلط فہمی تو ممکن نہین حضرت ہارون علیہ السلام کو جو انھون نے عاصی سمجھا تو شیعون کے نزدیک نعوذ باللہ صحیح سمجھا ہوگا علاوہ برین حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اگر شیطان کیطرف نسبت کیا تو بجانے والیون کے فعل کو نسبت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیطرف نسبت نہین کیا بلکہ آپ ہی کی خاطر عاطر کا یعنی جیسے اور کافرون فاسقون سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادب نہین کرتے تھے لڑتے جھگڑتے تھے یہان بھی بمقتضاے ادب اور محبت نبوی غصہ ہوئے اور منع کیا اور جیسے اور کفار فجار کے اعمال دیکھنے کے باعث انھون نے یہ خیال نہین کیا کہ آپ برضا و رغبت دیکھتے ہین ایسے یہان بھی بشرط بیداری یہ نہین سمجھا تھا کہ آپ برضا و رغبت سنتے ہین بلکہ سیاق کلام سے فہم ہو تو یہ بات صاف روشن ہے کہ ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی نسبت خیال کیا کہ آپکو یہ فعل برا معلوم ہوتا ہوگا پر آپ شاید ایسے چپ ہون جیسے

ف۱ عجب تماشا ہے کہ ادہر عصمت ائمہ کا دہ زور دستور کہ الامان الامان ادہر حضرت تقیہ بیچاری عصمت بے چادری سے دست و گریبان غور فرمایئے کہ تقیہ کی جیسی ہوئی چٹکیان بکیس عصمت کو چین نہین لینے دیتین اسلئے کہ امام کا مطلق قول و فعل بالتقیہ اور بغیر التقیہ یہ دونو دائر ہوا درمیان بالتقیہ اور بغیر التقیہ کے اور جو قول و فعل دائر ہو بالتقیہ اور بغیر التقیہ مین تو لامحالہ وہ مشکوک ہونا معتبر ہوگا تو امام کا مطلق قول و فعل مشکوک و نا معتبر ہوگا اور یہ مشکوکیت اور بے اعتباری منافی عصمت ہوئی تو لامحالہ ادعاے عصمت ہوا ہوا (سبحان اللہ) جو نگاہ قتل کرے لب کرے مسیحائی - ۱۲

ف۲ فہم بچارے کا بیان کیا کام ذہن سلیم اور فہم مستقیم تو آپ لوگون کے نام سے دہرآے ہین بنسرلون بہاگتے ہین - ۱۲

بعضے بزرگ بوجہ کمال حلم کے چھوٹونکی بہت سی بدلحاظیوں پر سکوت کرتے ہین غرض حضرت ابوبکر صدیق رضی کے گمان مین یہ آیا کہ آپکو برا معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ مکروہات تنزیہی سے آپ منع نہین فرماتے اسلئے آپنے کچھہ ارشاد نہین فرمایا سو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بوجہ کمال ادب کے اتنی بات بھی بری معلوم ہوئی اور یہ ایسا قصہ ہے کہ اپنے بزرگ کے سامنے کوئی لڑکا حقہ پینے لگے اور وہ بوجہ دانشمندی خود کچھہ نہ کہین لیکن انکے خادم یون کہین کہ ہین ایسی بے ادبی بزرگونکے سامنے لیکن ملاحظہ قصہ حضرات موسیٰ و ہارون علیہما السلام سے خوب روشن ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود حضرت ہارون علیہ السلام نبی کو عاصی سمجھا اسے بھی جانے دیجیے عصیان اور مزمار شیطان مین بھی زمین اور آسمان کا فرق ہے مزمار شیطانی سے تو فقط اتنی بات معلوم ہوئی کہ شیطان کو اس فعل مین دخل ہے یا شیطان اس سے خوش ہوتا ہے یہ نہین ثابت ہوتا کہ شرک یا کفر یا گناہ کبیرہ یا صغیرہ یا مکروہ تحریمی یا تنزیہی غرض ایک گول بات ہے کہ جسکے بیس پہلو ہین اور ظاہر ہے کہ شیطان کو ان سب باتون مین دخل ہے بلکہ طول امل اور حدیث نفس تک بھی شیطان ہی سے ہوتی ہے اور یہ حضرت آدم علیہ السلام کی نسبت شیطانکی وسوسہ اندازی خود کلام اللہ مین مذکور ہے فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطَانُ [۵۱] سورہ اعراف مین اور فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ [۵۲] دیکھا سنا ہوگا اور ہر گروہ انبیا مین۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ إِلَّا إِذَا تَمَنَّى أَلْقَى الشَّيْطَانُ فِي أُمْنِيَّتِهِ [۵۳] موجود ہے ان سب آیتون کے ترجمہ سے دیکھیے اور انصاف کیجیے کہ وسوسہ اور القای شیطانی کی اضافت مزمار شیطانی کی اضافت سے کس بات مین کم ہے مگر عصیان نافرمانی کو کہتے ہین جس سے انبیا بالیقین معصوم ہین اب حضرات شیعہ برائے خدا انصاف کرین کہ حضرت ابوبکر صدیق کے مزمار شیطانی کہنے اور سمجھنے سے عصمت کو بٹہ لگتا ہے یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے أَفَعَصَيْتَ أَمْرِي کہنے سے

---

۵۱ پس وسوسہ پیدا کیا ان دونون کے واسطے شیطان نے ۔ ۱۲

۵۲ پس انکے استقلال کے پاؤن کو شیطان نے پھسلا دیا پھر دونون کو نکالدیا وہان سے جہان کہ وہ دونون تھے ۔ ۱۲

۵۳ اور نہین بھیجا ہمنے تیرے پہلے کوئی رسول اور نہ کوئی نبی مگر جبکہ اسنے کوئی تمنا کی تو ڈالدیا شیطان نے اسکی تمنا مین وسوسہ ۔ ۱۲

صاحبو یہ ساری خرابی کلام اللہ کے یاد نہونے اور کلام اللہ پر تمسک اور عمل نکرنے کی ہے اگر حضرات شیعہ کو کلام اللہ کیطرف توجہ ہوتی تو اس اعتراض کو مُنھ پر بھی نہ لاتے خیر خداوند کریم ہین انہین کلام اللہ کی پیروی کی توفیق دے بالجملہ حضرات شیعہ کی خدمت مین ہماری یہ عرض ہے کہ ابو بکر صدیق تو بمقتضائے تقریر بے قصور نکلے پھر اب ان صاحبون کو ہمارے اعتراض کا جواب دینا چاہیئے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے باوجودیکہ ہارون علیہ السلام کی نبوت اور عصمت سے سب سے زیادہ واقف تھے کیونکہ آپ ہی کی استدعا سے اُنکی نبوت کی نوبت پہونچی پھر کیون اُنکو عاصی سمجھا اور پھر سمجھے بھی تو اس درجہ کو کہ شک کا بھی احتمال نہین ہر طرح سے یقین کا یقین ہے ورنہ سر کے بال اور ڈاڑھی کے بال کھینچنے اور پکڑنے کی نوبت نہ آتی بلکہ آیت۔ وَلَا تُشْمِتْ بِیَ الْاَعْدَاءَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝ سے تو یون معلوم ہوتا ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے اُنکو زمرۂ ظالمین سے سمجھا۔ السوال الثانی دیکھو معاویہ بن ابی سفیان نے قابو پاکر محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ خلیفۂ اہل سنت کو قتل کیا اور حمار کے شکم مین رکھکر اُنکی لاش کو جلایا اور ام حبیبہ خواہر معاویہ نے کلہ گوسپند بھونکر عائشہ اپنی سوکن پاس از راہ فرح و سرور بھیجدیا کہ اسے کھاؤ کہ تمہارا بھائی اسی طرح مارکر بھونا گیا سو عائشہ نے تا مرگ غم برادر مین کلہ گوسپند نہ کھایا اور عائشہ و جناب امیر خبر اسکی سُنکر بہت روئے اور ام حبیبہ قاتل پر اُسکے لعنت کرتی تھی کما ذکرہ الواقدی حالانکہ یہ برادر وہی برادر تھا کہ جو جناب امیر کے ساتھ ہوکر اپنی بہن عائشہ کو موافق حدیث یا علی حربک حربی بصرہ پر ہزیمت دی اور کچھ خیال اخویت وزوجیت و اصحابیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ کیا۔ الجواب للسوال الثانی جناب سائل صاحب وقت سوال کچھ بھنگ بھی نوش کیے ہوئے ہین اہل فہم بھی نہین معلوم ہوتے کہ وہ سنیون پر اعتراض کرتے ہین یا شیعون پر یا دونون پر صاحبو اول واقدی اہلسنت کے نزدیک مورخ معتبر نہین مجمع البحار کے آخر مین دیکھ لیجیے واقدی کی شان مین کیا لکھا ہے مگر اسیات پر تو ناظران اوراق عقب گذاری پر محمول کرینگے اور یہ کہین گے کہ ساری باتونکو تو محرر اوراق غلط ہی بتانے لگا اور

لـ؎ اور نہ ہنسا تو مجھپر دشمنون کو اور نہ کر تو مجھکو ہمراہ قوم ظالمون کے۔ ۱۲

صاحب سوال جناب معترض کو کوئی یون نہین کہے گا کہ حضرت نے جو بات لکھی طوفان شیطان ہی
لکہا ہے کوئی اہل علم تو بتائے کہ حضرت نے سوا ایک بات کے کونسی بات سچی لکھی اسلیئے یہ عرض ہے
کہ ہمنے آپکی خاطر سے اس روایت کو مانا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے رونے کی اگر شکایت ہے
تو حضرت امیر بھی بشہادت سوال محمد بن ابی بکر کو روئے اگر حضرت عائشہ نے اسکا دھیان نکیا
کہ کل اسنے میری صحابیت اور زوجیت نبوی کا کچھہ لحاظ نہ کیا تھا تو حضرت امیر نے بھی اسکا کچھہ دھیان
نفرمایا کہ کل اسنے حضرت عائشہ زوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت او رصحابیت کا دھیان
نہین کیا تھا مجھکو اسکے غم مین رونا مناسب نہین بلکہ یون کہو حضرت امیر نے بھی جنگ جمل مین حضرت
عائشہ کی زوجیت و صحابیت کا لحاظ نہین کیا اگر اسبات کا لحاظ نکرنا بُرا تھا اور اسیوجہ سے
انکا غم کرنا مناسب نہ تھا تو یہ فرمایئے کہ حضرت امیر نے ایسا بُرا کام کیون کیا اور اگر یہ مدعا ہے
کہ حضرت امیر جنگ جمل مین حق پر تھے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ محمد بن ابی بکر رض نے اپنی بہن کا لحاظ نہ کیا
تو اسکا یہ جواب ہے لاریب حضرت امیر برحق تھے ہم وہ نہین کہ مثل شیعہ حق بات کو ہضم کرجائین
پر اس کہنے سے کیا فائدہ محمد بن ابی بکر رض سنیون کے کیونکر مقتدا اور پیشوا اور امام وقت تھے جنکا
فعل سنیون کے نزدیک مستند ہو دوسرے یہ ہے کہ اگر اُنکا فعل سند ہی ہو تو حاجت سند ہی کیا ہے
اہلسنت حضرت امیر کی خلافت کیوقت اُنکے خلیفہ برحق ہونے کے دل سے قائل ہین جیسے خلفاء
ثلثہ کی خلافت کی حقیت کے اُنکے ایام خلافت مین قائل ہین سند کی تو اُسوقت ضرورت
ہوتی جب اہل سنّت حضرت امیر کے برحق ہونے کے مُنکر ہوتے پھر اس بیہودہ سرائی سے
کیا فائدہ تسپر حضرت عائشہ رض اور حضرت امیر رض کے رونے سے آپکو کیا ہاتھہ آیا یہ تو فرمایئے کہ یہ کون
سی دلیل ہے اسے کلام اللہ کی آیت کہیے یا حدیث کی دلالت کہیئے اس دیوانوں کی ترنگ سے
اس بحث مین کیا ہاتھہ آیا کیا خلافت حضرت امیر اس سے ہاتھہ آگئی یا آپکی امامت کے منکر
کا قبالہ اس سے درست ہو گیا مثل مشہور ہے بیاہ مین بیج کا لیکھا کُجا امامت حضرت امیر کی کُجا
یہ مہمل تقریر اور اگر مقصد دلی و اظہار خبث باطن بہ نسبت زوجۂ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے

عنہا ہے اور اس پردے مین حضرت عائشہؓ پر طعن بدنظر ہے تو موافق مصرعہ مشہور۔ کلوخ انداز را پاداش سنگ ست ؎ مناسب تو یون ہی تھا کہ انتقام ام المومنین محبوبۂ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مین ہم بھی دل کے پھپھولے پھوڑتے پر ایسے نابکارون کو برا کہنا کیا شیطان کو برا کہنے کی کیا حاجت ہے اور اسکی ہجو اور مذمت کی ضرورت کیا ہے جیسی اسکی خوبی اور بزرگی معلوم ہے حضرات روافض کی شان مین بھی مشہور ہے الرافضی عُوَارۃُ اللّعنۃ[1] از مخیز دو بر و میر بزرد بالجملہ رافضیون کے برا کہنے کی تو حاجت نہین ہان جواب اعتراض چاہیے صاحبو تحقیقی جواب تو اسکا یہ ہے کہ لاریب اپنے ایام خلافت مین حضرت امیر افضل البشر تھے بیشک وہ حق پر تھے اور حضرت عائشہ خطا پر تھین بوجہ خطا و نسیان معاتب نہین ورنہ روزہ مین بھولکر پانی پینا کھانا کھانا یا بوجہ خطا جیسے وضو کرنے مین کبھی پانی حلق مین اُتر جاتا ہے ایسے امور کا مرتکب ہونا موجب عذاب اور وجوب کفارہ ہوا کرتا علی ہذا القیاس بوجہ غلطی اگر کوئی حرکت ناسزا ہو جائے تو اُسپر بھی خدا کے یہان سے گرفت نہین ورنہ ابر کے روز قریب غروب آفتاب کہ ابھی غروب نہین ہوا اگر کوئی شخص بوجہ غلطی یون سمجھے کہ آفتاب غروب ہو گیا اور یہ سمجھکر روزہ افطار کر لے اور پھر آفتاب نمودار ہو جائے چنانچہ اکثر ہو جاتا ہے تو لازم یون ہے کہ ایسا شخص معذب ہوا حالانکہ باتفاق شیعہ و سُنّی ایسے افعال پر خدا کے یہان مواخذہ نہین ایسے مشاجرات صحابہ اور محاربات اصحاب جو باہم پیش آئے یا منازعات انبیا جیسے حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کا قصہ گذرا سب بوجہ غلطی ہوئے ہین جان بوجھکر نہین ہوئے جو اُن پر اعتراض کیا جاوے باقی رہی یہ بات کہ وجہ غلطی کیا ہوئی اسکا جواب اوّل تو یہ ہے کہ ہمکو اس سے کیا بحث حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کیطرح دونون کو بزرگ سمجھنا چاہیے اور تحقیق مدنظر ہے تو سنیے حضرت عثمان کے قاتل حضرت امیر کے ساتھ ہوئے تھے سو حضرت امیر باین وجہ قصاص کے لینے مین دیر کر رہے تھے کہ ان لوگون نے بنی بنائی بڑے زور کی خلافت کو جب ایسا زیروزبر کر دیا تو میری خلافت ابھی جمنے بھی نہین

---

[1] ان الشیعۃ نسوان ہذہ الامۃ مثل مشہور ہے۔ ۱۲

پائی میرے قابو مین کیونکر آئین گے دوسرے بلوے کی بات ہے تحقیق کے بعد قاتل کو پہچانکر قصاص لیا جائیگا حضرت عائشہؓ اور حضرت زبیرؓ اور حضرت طلحہؓ وغیرہ یہ سمجھے کہ حضرت امیر ان ظالمون کے طرفدار ہین چنانچہ حضرت امیر معاویہ نے جو محمد بن ابی بکر کو مارا تو اُسکی وجہ یہی ہوئی کہ اُنکو منجملہ شریران قاتلین سمجھے تھے یہ جُدی بات رہی کہ یہ تھے یا نہ تھے نسپر حضرت عائشہؓ اور حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کو خود ارادہ قتال کا بھی نہ تھا حضرت عثمان کے قاتل جو ان لوگون کو ڈرانے تھے اپنی جان بچائے بصرہ جاتے تھے حضرت امیر نے تعاقب کیا انجام کار باین وجہ کہ قاتلان مذکور نے بغرض فساد دو گروہ ہوکر دونون لشکرون پہ شبخون مارا ادہر ایک نے دوسرے کی دغا سمجھی اور لڑ لڑا کر وہ قصہ تمام کیا مگر بشہادت کلام اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام پر کشتی توڑ ڈالنے اور لڑکے کے مار ڈالنے کے مقدمہ مین اعتراض کیا چنانچہ سورہ کہف مین یہ قصہ مفصل مذکور ہے جسے شوق ہو سولھوین پارہ کے شروع سے ایک رکوع نکالکر دیکھنا شروع کرے حضرت موسیٰ کا اُنکے پاس جانا اور دربارہ تسلیم عہد و پیمان کرنا پھر باانیہمہ اعتراض ان پہ حضرت خضر کا اُن باتون سے بے قصور ہونا سب بخوبی واضح ہوجائیگا اور نیز یہ بھی واضح ہوجائے گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غلطی کھائی اور پھر بے بتلائے کچہ سمجھ مین نہ آیا اب میری یہ عرض ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام کے پاس آپ نہین گئے خدا کے بھیجے ہوئے گئے خدا نے اُنکے علم اور بزرگی کی اُنسے تعریف کی پھر اُنھون نے یہ کہلیا کہ تمسے میری باتون پر صبر نہو سکیگا تم میرے ساتھ نہو خود حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اقرار کرلیا کہ مین کچہ تکرار نکرونگا باانیہمہ نور نبوت کمال عقل ایسا کہ کیسی ہی باریک بات کیون نہو اُسے بھی سمجھ جائین پھر اسپر بھی حضرت موسیٰ نہ سمجھے نہ سمجھنا تو درکنار یوں نہین سمجھتے کہ اسمین کچہ بھید ہوگا صبر کرنا چاہیئے اور نہ سمجھنے کی بھی نوبت یہانتک آئی کہ پھر بے تبلائے نہ سمجھے اگر ہم تم ایسے مستان دنیا کم عقل و کم فہم ان قصون کی حقیقت نہ سمجھین تو کیا بعید ہے بلکہ لازم یون ہے کہ نہ سمجھین ہان یہ سمجھکر کہ ہماری سمجھ کا قصور ہے ان بزرگوارون کا قصور نہین اُنپر اعتراض نکرین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہمکو

اعتراض کرنے کی گنجائش نہیں اس تقریر سے حضرت امیر معاویہ پر بابت قتل محمد بن ابی بکر
اگر اعتراض ہے یا بہ نسبت محاربات حضرت امیر کچھ طعن ہے تو وہ بھی مندفع ہو گیا بالجملہ اہلسنت
وجماعت کے نزدیک یہ محاربات بوجہ غلطی واقع ہوئے طرفین سے قصور کسی کا نہ تھا جیسے حضرت
موسیٰ وہارون علیہما السلام دست وگریبان ہوئے اور ہاتھا پائی میں قصور دونوں میں سے
کسی کا نہ تھا باقی رہا جملہ حربک حربی ۔ اسکے یہ معنی ہیں کہ جان بوجھکر نہ بوجہ غلط فہمی جو تجسے لڑیگا
تو گویا مجسے لڑیگا یہ نہیں کہ جس طرحسے کوئی تمسے لڑے عمداً یا خطاءً یا بوجہ غلط فہمی وہ سب میری
ہی لڑائی کے برابر ہے ورنہ آیت ۔ مَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً [51]
جسکے معنوں سے صاف یہ بات روشن ہے کہ قتل خطا میں کچھ نہیں غلط ہو جاویگی اور یہ بھی
نہ سہی اگر حدیث مذکور عام ہے تو اسی وجہ سے عام ہو گی کہ ظاہر الفاظ عموم پر دلالت کرتے
ہیں مگر جیسے مفہوم حربک کو عام لیتے ہو تو مفہوم حربی کو بھی عام لیجیے اور یہ رعایت فہم تقابل
ملحوظ رکھیے یعنی یوں کہیے کہ تمسے عمداً لڑنا تو مجسے عمداً لڑنے کے برابر ہے اور تمسے خطاءً لڑنا مجسے
خطاءً لڑنے کے برابر ہے مگر ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمداً لڑنا اور آپکی جان
بوجھکر تکذیب کرنی بری ہے غلطی اور بیخبری میں اگر کسی سے یہ حرکت ہو جاوے اور بعد علم
متنبہ ہو کر شرائط آداب بجالائے تو عقل ونقل کی رو سے قابل عتاب نہیں عقل کی گواہی کی تو
کچھ حاجت نہیں اہل عقل کے نزدیک بدیہی ہے نقل کی بات پوچھیے تو کلام اللہ موجود ہے لفظ
بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ [52] اور مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ [53] اور لفظ وَهُمْ يَعْلَمُونَ سے ظاہر ہے
کہ عتاب اسی وجہ سے ہے کہ وہ جانکر ایسی حرکتیں کرتے ہیں بلکہ آیت ۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَهُمْ [54]
بَعْدَ الَّذِیْ جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۔ سے یوں معلوم
ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بوجہ بیخبری اگر کچھ خلاف مرضی خداوندی کر جائیں تو

---

۵۱ نہ چاہیے مومن کو کہ قتل کرے مومن کو مگر دہوکے سے ہو جاوے تو خیر ۱۲
۵۲ بعد اسکے کہ واضح ہوا ۔ ۱۲
۵۳ اور بعد اسکے کہ آئیں انکے پاس دلائل واضحہ ۔ ۱۲
۵۴ اور اگر پیروی کی تو نے ان کی ہوائے نفسانی کی بعد اسکے کہ آ چکا ترے پاس علم نہ ہوگا خدا کی جانب سے تیرا کوئی مالک اور مددگار ۱۲

کچھہ حرج نہین بالجملہ خدا کی مخالفت بوجہ غلطی حسب مضر ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت
بوجہ غلطی بدرجہ اولی مضر ہوگی پھر حضرت کی مخالفت اگر بوجہ غلطی ہو تو اُسکا کچھہ ذکر نہین اور یہ بھی
نہ سہی لفظ حربک عام اور لفظ حربی شیعونکی زبردستی سے خاص ہے مگر جیسے حدیث مذکور مین
یہ لفظ عام ہے آیہ ۱؎ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا بھی باعتبار الفاظ عام ہے باغی زانی قطاع الطریق
اسمین سب آگئے اب فرمائیے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زانیونکو قتل کیا اور امیر نے
سبکے دن باغیون کو تہ تیغ کیا ادھر ابتک یہ آیت سب کی معمول تھی نہ مجتہدان شیعہ اس سے
انکار کر سکین نہ علماء اہلسنت پھر یہ کیا انصاف ہے کہ ایک حدیث کے بھروسے جسمین کسیقدر
ضعف ہی سہی یہ بھی احتمال ہے کہ غلط ہوا اتنا غل وشور ہے کہ العظمۃ للہ آیت کو نہین دیکھتے کہ
اسمین شبہ بھی باقی نہین چھوڑا اُسپر غلطی رواۃ کا احتمال نہین پھر اسکے باعث کہان کہان اعتراض
پڑتا ہے اور جواب الزامی یہ ہے کہ اگر حضرت امیر کے حق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حربک حربی فرمایا ہے تو ازواج مطہرات کے حق مین ۔ ۲؎ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ فرمایا ہے ادہر ہر عام والدین کے حق مین ۳؎ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِا
لْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۔ فرمایا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج جو ام المومنین ہین
اُنکے حق مین تو اس سے بھی زیادہ تاکید ہوگی اب میری یہ عرض ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ
کے کمال ایمان مین بھی شک کی گنجائش نہین جو یون کہیے کہ اور ونکی والدہ تھین اُنکی نہ تھین پھر
کیا یہی احسان تھا کہ ایسی والدہ کا یون مقابلہ کرتے اور اگر یہ خیال ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خطا پر

۱؎ مطلب اور جو قتل کرے گا مومن کو قصدًا تو اُسکی سزا جہنم ہے اُسمین ابدالاباد رہیگا اور خداوند تعالے اُسپر
غصہ فرمائیگا اور اُسپر لعنت بھیجے گا اور اُسپر بہت بڑا عذاب ہے ۔ ۱۲
ف مومن عاصی کو خلود فی النار نہوگا یہان خالدًا کا لفظ تغلیظًا اور تنبیہًا مذکور ہے ۔ ۱۲ محمد حسین مانکپوری عفی عنہ۔
۲؎ نبی بہت نزدیک و مستحق ہے مومنین کے ساتھہ اُنکی جانو نسے اور بیبیان اُسکی تمام مومنین کی مائین ہین ۔ ۱۲
۳؎ نہ پرستش کرو تم سوائے خدا کے اور ماں باپ کے ساتھہ نیکی کرو ۱۲

نہین تو یہ بات کس منہہ سے مناسب ہے سُنّی کہین تو کہین شیعون کو اُسکے کہنے کی گنجایش نہین کیونکہ آیت اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَیُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا[1] انکے نزدیک عصمت پر دلالت کرتی ہے اور پھر یہ آیت دیکھہ لیجیئے کسکی شان مین نازل ہوئی ہے ازواج مطہرات یا حضرت علیؑ کی کلام اللہ موجود ہے دیکھہ لو ازواج کا ذکر ہے یا حضرت امیر کا اور اگر حدیث عبا پر کو دیکھیے ہو تو اُس سے تو صاف یہی بات نکلتی ہے کہ یہ آیت اُنکی شان مین نازل نہین ہوئی ورنہ اس دعا کی کیا حاجت تھی کہ عبا مین پنجتن کو شامل کر کے یہ فرمایا۔ اَللّٰہُمَّ ہٰؤُلَاءِ اَہْلُ بَیْتِی الخ[2] بالجملہ دعا کرنے سے جیسے دخول پنجتن زمرہ اہلبیت مین معلوم ہوتا ہے ایسے ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اُنکی شان مین نازل نہین ہوئی ہان اگر یہ دعا قبل نزول آیت ہوتی تو یہ احتمال تھا کہ دعا ہی باعث نزول ہوئی مگر اُسمین سُنّی ہی نہین شیعہ بھی اسطرف ہین کہ آیت پہلے نازل ہوئی دعا پیچھے باقی پنجتن کو پہلے سے اہلبیت فرمایا یا نفرمایا کہ اُنکو اہلبیت مین داخل کر دے سو اسکی وجہ یہ ہے کہ اپنے اور بیگانے اپنے نہین ہو سکتے جو قرابت ہے وہی رہتی ہے کوئی غیر آدمی کی نسبت یون دعا تو کر نہین سکتا کہ الٰہی یہ شخص میرا حقیقی بیٹا بنجاوے ہان جس سے محبت شدید ہوتی ہے اُسکو بیٹا خود کہہ دیا کرتے ہین اگرچہ بیگانہ ہی کیون نہو لے پالک کو عرف مین بیٹا کہتے ہین لیکن حقیقی بیٹا ہونا ممکن نہین اسیطرح جو اہلبیت نہون اُنکا اہلبیت ہو جانا ممکن نہین جو اُسکی دعا کیجائے کہ الٰہی انکو اہلبیت حقیقی بنادے ہان اُنکے ساتھہ بھی معاملہ اہلبیت کا سا کیجیو اسلیئے فرمایا کہ الٰہی یہ بھی میرے اہلبیت ہین تو اپنا وعدہ انکے ساتھہ پورا کر اور اگر یون کہیے کہ اہلبیت تو پہلے ہی سے تھے پھر دعا کیوقت اس لغت سے اُنکو یاد کر لیا تھا سو یہ بات غور سے دیکھئے تو گزرے کم نہین کیا جناب باری عز اسمہ کو یہ معلوم نہ تھا کہ اہلبیت نبوی کون ہین جو آپ کے بتلانے کو بتلاتے

---

[1] اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے کہ تم مین سے رجس یعنے خباثت معاصی ظاہرا و باطنا دور فرمائے اے اہلبیت اور تمکو طاہر کرے جیسا کہ حق طہارت کا ہے ۔ ۱۲

[2] عنکم مین ضمیر جمع مذکر بوجہ لفظ اہل کے ہے جو مضاف بیت کا ہے اور مراد اہلبیت سے بالاصالۃ ازواج مطہرات ہی ہین اور مدار تذکیر و تانیث ضمائر بحسب لفظ ہے اگر مرجع لفظاً مذکر ہے تو مذکر اور مؤنث جیسا کہ ایک مقام مین ملائکہ کی طرف سے حضرت سارہ زوجہ حضرت خلیل عاشق رب جلیل کو خطاب فرمایا کہ رحمۃ اللہ و برکاتہ اہل البیت ۱۲ محمد حسین ابن سیوریہ عفی عنہ

کی ضرورت ہوئی حسب خداوند کریم نے وعدہ تطہیر کر لیا تھا آپ پورا کرتا پھر دعا کی کیا حاجت تھی بالجملہ بروئے انصاف شیعوں کے حق میں بھی یہی ہوگا کہ آیت تو ازواج مطہرات ہی کی شان میں ہے ہاں جیسا کوئی بادشاہ کسی امیر سے وعدہ کرے کہ تمھارے گھر کے لوگوں کو میں انعام دونگا اور وہ امیر وقت تقسیم انعام اپنی دختر و داماد و نواسوں کو بھی لیجاوے اور یہ کہے کہ آپنے میرے گھر کے لوگوں کے لئے وعدہ انعام کیا تھا یہ بھی میرے گھر کے لوگ ہیں کچھ اجنبی نہیں تو وہ بادشاہ باوجودیکہ جانتا ہے کہ بیٹی دوسرے گھر کی چاندنا ہے گھر کے لوگوں میں داخل نہیں نواسے اور داماد تو درکنار گھر کے لوگ اگر ہیں تو بی بی ہے چنانچہ اہلبیت کا ترجمہ ہے اہلخانہ یا فرزند وغیرہ جو اُسکے گھر رہتے ہیں مگر بوجہ عموم کرم و مزید قدر شناسی امیر مذکور اُنکو بھی انعام دے تو کچھ بعید نہیں ایسے ہی یہاں بھی سمجھنا چاہیئے کہ پنجتن باوجودیکہ شرف گوناگوں رکھتے ہیں پر اصل سے اہلبیت میں نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ماوراے دیگر انعامہاے بے پایاں انعام اہلبیت میں بھی شریک ہو گئے چنانچہ قرینہ دعا اسپر عمدہ شاہد ہے اور بہت ہاتھ پاؤں مارئیے تو یہ بات بن پڑتی ہے کہ لقب اہلبیت تو اول ہی سے ازواج اور پنجتن دونوں پر شامل ہے پر خطاب خاص ازواج ہی کے ساتھ ہے گو وعدہ مذکور سب کے ساتھ ہو جیسے کوئی بادشاہ اپنے نوکروں میں سے ایک نوکر کو بلا کر یوں کہے کہ ہمارا ارادہ ہے کہ کل نوکروں کو انعام دیں سو یہ خطاب اُسی ایک کے ساتھ ہے پر وعدہ سب نوکروں کے لیئے ہے بالجملہ پنجتن کے اہلبیت میں داخل ہونے کی دو صورتیں ہیں ورنہ اصل سے یہ آیت ازواج کے حق میں ہے اُنکے خارج اہلبیت ہونیکا کوئی احتمال نہیں اگر ہے تو اہلبیت کے خارج ہونیکا احتمال ہے اگرچہ غلط ہو کیونکہ باتفاق اہلسنت وہ بھی اس فضیلت میں شریک ہیں اوّل سے تھے یا پیچھے ہو گئے پھر جب یہ آیت مذکور عصمت پر دلالت کرے چنانچہ شیعہ بھی پنجتن کی عصمت اسی سے ثابت کرتے ہیں تو ازواج مطہرات بدرجہ اولی معصوم ہونگی اُنہوں نے جو کچھ حضرت امیر کے ساتھ کیا سب بجا ہوگا پھر کیا وجہ ہوئی کہ حضرت [۱]

---

[۱] اور کیسی اطاعت کیو نکر بحکم وصیت نبوی خلافت بلا فصل سے ہاتھ دھو بیٹھے دم نہ مارا احکام شرعیہ و ترتیب و حجب عیب

امیر نے اُنکے ام المومنین ہونیکا لحاظ نکیا فرزند کو والدین کی اطاعت چاہیئے والدین کو فرزند کی اطاعت کی کچھہ حاجت نہین یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ حضرت امیر کے ذمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واجب ہوئی کیونکہ وہ حضرت امیر کے حق مین بمنزلہ باپ کیمثھے یہ نہوتا تو حضرات ازواج مطہرات ام المومنین کیون ہوتین پھر جب حضرت امیر نے باوجودیکہ یہ عقیدہ شیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل معلوم ہوتے ہین چنانچہ حدیث مندرجہ سوال سوم سے واضح ہے اور نیز حال قال شیعہ سے ٹپکا پڑتا ہے زبان سے کہین یا نہ کہین بانیوجہ رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی اطاعت اختیار رکھی کہ بمنزلہ والد تھے تو حضرت عائشہ اُنکے حق مین بمنزلہ والدہ تھین اور پھر والدہ بھی کیسی کہ معصوم اُنکی اطاعت اور فرمانبرداری بھی اُنکو ضرور تھی سواب حضرات شیعہ کیخدمت مین عرض یہ ہے کہ اپنے اعتراضات کا جواب تو دندان شکن لے چکے ہمارے ان اعتراضات کا جواب چاہیئے باقی رہا یہ قصہ کہ حضرت ام حبیبہ نے گوسفند بھونکر حضرت عائشہ رض کے پاس بھیجا اور اُنکے بھائی کی نسبت کہلا بھیجا اور حضرت عائشہ رض نے گوشت کھانا چھوڑ دیا اول تو یہ قصہ بے سند ہے اور اگر ہو بھی تو اسکا ذکر کرنا اور مباحثہ کو ایسے مضامین سے طول دینا خود جنگ زنانہ ہے صاحبو مباحثہ ہے کوئی سینہ پٹینا نہین جو حضرات شیعہ عورتونکی طرح ایسی باتین گاتے ہین اسکے جواب مین فقط یہ شعر کافی ہے ؎ اُلجھنے کو بلا مین آپ تو کچھہ خبیر ہے صاحب تر بنگہ یا ہاتھہ کسنے آپکی زلف پریشان کر غرض ایسی باتون سے دین شیعہ مستحکم نہین ہوتا حقانیت کی سند ہاتھہ نہین آتی پھر کیا فائدہ جاہلون کے دلمین دیوانونکی طرح شک شبہہ ڈالتے ہین السوال الثالث حدیث صحیحہ مین ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ اُعطِیتُ فی علی خمسٌ یعنی دی گئین علی مین پانچ چیزین قیامت مین۔ اول ساقی کوثر ہونگے دوم لواے حمد آپکے ہاتھہ مین ہوگا قائلین جناب امیر زیر لواے حمد ہونگے۔ سوم پل صراط سے کوئی نہ گذرے گا مگر وہ شخص کہ جسکے ہاتھہ مین تحریر علی بن ابی طالب ہوگی۔ چہارم جناب امیر قسیم جنت ونار ہونگے کہ روز قیامت خود

(بقیہ نوٹ متعلقہ صفحہ ۱۸) کلام اللہ مین اتنا بڑا الٹ پھیر ہوا اور زہر پلایا بر بیان ٹرنیکو اٹھہ کھڑے ہوئے لباس تقیہ جیسکے سے اتار ڈالا ۱۲ محمد حسین مانکپوری

دوزخ کہے گی ھذا الی ھذا الک یا علی یہ میرا ہے مجھے دو اور یہ تمہارا ہے اسے تم لو یعنی دوست کو تم لو اور دشمن کو مجھے دو۔ پانچویں جب خدا حساب خلق میں مشغول ہوگا اسوقت جناب علی بیچ خداوند جبار و تمہارے حاضر ہیں گے کما ہو فی صواعق محرقہ صفحہ ۱۵۹ الجواب الثالث اس سوال سے کچھ معلوم نہوا کہ غرض سائل کیا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ افضلیت حضرت رابع الخلفاء سید آل عبا امیر المومنین علی رضی اللہ تعالے عنہ مد نظر ہے بانیوجہ در پردہ خلفائے ثلثہ کے عدم استحقاق کا مظہر ہے سو اسکا جواب اوّل تو یہ ہے کہ حدیث مسطور سنیوں کے نزدیک احادیث معتبرہ میں سے نہیں نہ صحاح ستہ میں ہے نہ مشکوٰۃ میں نہ اور کسی حدیث کی کتاب میں باقی صواعق محرقہ اول تو کتاب حدیث کی نہیں رد روافض میں ایک کتاب ہے اور اگر فرض کیجیے اسمیں کسی حدیث کا ہونا بھی سنیوں کے الزام کھانیکو فرمائی تو ویسا ہی ہے جیسے حدیث کی کتابوں میں سے کسی حدیث کا ہونا تو پھر کیا اہلسنت وجماعت اپنی کتابوں میں صحیح اور ضعیف معتبر اور غیر معتبر ہر قسم کی حدیثیں لکھتے ہیں مگر اُسکی تین صورتیں ہیں ایک تو یہ کہ مصنف کتاب یہ التزام کرے کہ اپنی کتاب میں صحیح حدیث کے سوا اور کسی قسم کی حدیث بیان نکرے جیسے بخاری شریف اور صحیح مسلم وغیرہ انکی مثال ایسی ہے جیسے نسخہ طبیب کہ اسمیں جو ہے بیمار کے لئے مفید ہے اور ایک یہ صورت کہ صحیح اور ضعیف ہر قسم کی حدیثیں لاتے ہیں پر صحیح کو جدا بتلا دیتے ہیں اور ضعیف کو جدا ضعیف کہ جانتے ہیں جیسے ترمذی شریف کہ اُسمیں کسی حدیث کو لکھکر کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور کسی کو ضعیف کہجاتے ہیں انکی ایسی مثال ہے جیسے اکثر کتب طب میں ادویہ مفردہ مرکبہ نافع مضر سب لکھتے ہیں پر اُسکے ساتھ یہ لکھدیتے ہیں کہ یہ دوا غذا نافع ہے اور یہ دوا مضر سو کتب طب میں دیکھکر نادان بھی نہیں کہتا کہ فلانی دوا یا غذا طب کی کتاب میں ہے آؤ استعمال کریں ایسے ہی احادیث ضعیفہ کو کتب احادیث میں دیکھکر کا استدلال میں استعمال بھی کسی عاقل کو نہیں آسکتا تیسری یہ صورت ہے کہ مصنف کتاب اپنی کتاب میں موضوعات یا احادیث ضعیفہ

جمع کرے اور غرض اس التزام سے یہ ہو کہ دہندا ران بساوہ لوح ان احادیث کو غیر معتبر سمجھکر اسکے موافق عمل کرنے سے باز رہین گے یہ کتاب ایسی ہے جیسے طبیب پرہیز کی چیزون کی تفصیل لکھکر حوالہ کردے تاکہ کل کے دن کوئی دہوکہا نہ کھاوے موضوعات ابن جوزی وغیرہ سب اس قسم کی ہین سو ایسی کتابون سے سنیون کے الزام کے لئے کوئی حدیث نقل کیجائے تو بڑی شوخ چشمی ہے۔ چوتھی یہ صورت ہے کہ بطور بیاض کسی نے ایک مجموعہ اکھٹا کیا اور رطب و یابس سب اسمین بھرے تاکہ وقت فرصت کے تحقیق کرکے صحیح کو رہنے دونگا اور ضعیف کو نکالڈالونگا اور پھر اتفاق سے یہ اتفاق نہوا یا ہوا تو وہ اصل مسودہ بیاض کسی کے ہاتھہ لگ گیا اس صورت مین بھی عاقل کا یہ کام نہین کہ اُس سے استدلال کرے اکثر غیر مشہور کتابین حدیث کی اسی قسم کی ہین سو غیر مشہور کتابونسے حدیثونکا بیان کرنا جبتک مفید مطلب نہین کہ کسی محقق نے اسکی تصحیح نکی ہو چنانچہ ظاہر ہے کہ سوا اس محدث کے کسی محقق اہلسنت وجماعت نے آجتک تصحیح نہین کی جو حضرات شیعہ کو گنجائش استدلال ہوا اور ان سب کو جانے دیجئے یہ حدیث اگر صحیح ہو تو اس سے خلفا ثلثہ پر افضلیت لازم نہین آتی جیسے فضیلت حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ مین ہے اس سے زیادہ زیادہ فضیلتین خلفا ثلثہ مین موجود ہین کتابین معتبر بھری ہوئی ہین لکھنے کی کچہہ حاجت نہین اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر مین سوائے خدا کسی کو دوست و خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل سمجھتے تھے علی ہذا القیاس اور بہت سے فضائل ہین حضرت علی کی اس فضیلت سے جو حدیث مذکور سے مستنبط ہے یہ نہین ثابت ہو تا کہ وہ سب سے افضل ہین ہان حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی فضیلت مذکورہ سے اُنکی فضیلت سب سے واضح ہے اور اسکو بھی جانے دیجیے ہم پوچھتے ہین کہ حدیث مذکور اگر صحیح ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل حضرت علی ہونگے یا نہونگے اگر آپ سے بھی افضل ہونگے تو ہمین کچہہ تسکاہت نہین مگر جیسے باوجود افضلیۃ حضرت علی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو حکومت ندی اپنے ہی تصرف مین رکھی ایسے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی نے بھی کیا اتنا فرق ہے کہ ابوبکر صدیق نے اتباع نبوی کیا کہ حق بحقدار نہ پہونچا بااینہمہ جسے مصیبت بہ ثواب بھی ہونگے انشاء اللہ تعالے کیونکہ اتباع سنت تو بہرحال موجب ثواب ہوتا ہے شیعہ بھی اسکے قائل ہین اور سنی بھی اور اگر باوجود ان فضائل کے حضرت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل نہین تو یہ مطلب ہوگا کہ یہ فضائل ہین تو کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بھی یہ فضائل ہونگے یا ان فضائل کے مقابل مین اور فضائل ہونگے تو سنیون کی بھی یہی گذارش ہے کہ ابوبکر صدیق رضی مین بھی یہ فضائل ہونگے یا انکے مقابل اور فضائل ہونگے بالجملہ بدستاویز حدیث مذکور اگر حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالے عنہ ابوبکر صدیق سے افضل تھے تو اسی حدیث کی رو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی افضل تھے کیونکہ یہ فضائل تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس حدیث کے موافق نصیب نہین ہوئے اور وہ بھی حضرات شیعہ کے طور پر کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی سے فضیلت تو انکو اسیوجہ سے ثابت ہوگی کہ اس حدیث کے سیاق سے حضرت امیر کا اختصاص اُن اوصاف کے ساتھ معلوم ہوتا ہے پھر جب بوجہ اختصاص ایک سے افضل ہوئے ایسے ہی سارے جہان سے افضل ہونگے آنکھین سید الانبیا ہون یا سید الصدیقین اس صورت مین ابوبکر صدیق رضی کو بھی خلافت کے دبا لینے کے لئے حجت کافی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود افضلیت حضرت امیر کے انکو حکومت نہ دی آپ ہی قابض ومتصرف رہے مجھکو لازم ہے کہ مین اسی طرح حضرت امیر کو حکومت ندون تاکہ حق کے ندینے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہاتھ سے نہ جائے علاوہ برین وقت وفات امام مسجد کیا[۵] تو ابوبکر کو کیا جس سے ہر خاص

[۵] غور کا مقام ہے کہ حضرات شیعہ کس زور سے حدیث من کنت مولاہ فعلی مولاہ پر الجھتے ہین اور ذرا بھی غور نہین فرماتے کہ اول تو لفظ مولی مین کیا کیا تاویلین جھیلنے پڑینگی جس سے سنیون کے دکھون سے چھٹکارا نہین اور یہ ہی سہی اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لفظ مولے سے خلیفہ اور اپنی جانشینی کے لیے حکم فرمایا تو صرف کہنا ہی کہنا ہوا یہان تو کہنا کیسا کرکے دکھلا دیا اور مسند امامت پر بٹھلا ہی دیا اگر کہین ایسا واقعہ حضرت امیر کی شان مین وقوع مین آتا تو زمین پر پاؤن نہ رکھتے۔ ۱۲ محمد حسین مانکپورے عفی عنہ۔

عام نے بھی سمجھا کہ جو دین کا پیشوا ہے وہی دنیا کا یعنے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دین کے پیشوا تھے اور امام نماز بھی تھے اور اسلیئے دنیا کے بھی امام یعنے حاکم تھے ایسے ہی ابوبکر صدیق کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا امام بنایا جو سب دین اسلام کی باتون مین افضل تھے لاریب دین مین یہ سب سے زیادہ ہونگے سو انکو دنیا کا بھی امام بنانا چاہیئے علی ہذا القیاس خود ابوبکر صدیق کے ذہن مین بھی یہی آیا ہو کہ جب مجھے دین کا امام بنایا دنیا کا بھی مین ہی امام ہون لیکن حضرات شیعہ اسکا کیا جواب دینگے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حضرت امیر کا حق ندیا آپ دبا رکھا پھر وقت وفات بھی کیا تو وہ کیا جس سے سب خاص و عام اُلٹا سمجھ گئے تو آپنے کسکی پیروی کی خدا کا حکم تو یہی ہے کہ حاکم ہو تو افضل ہو ورنہ پھر شیعو نکو سنیون پر کیا اعتراض رہے گا اس صورت مین لازم یون تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاکم حضرت امیر کو بناتے آپ محکوم بنتے اسے بھی جانیدو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بشر تھے کچھ خوف ہوا ہوگا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے نعوذ باللہ ڈر گئے ہونگے خود خداوند کریم باینہمہ دعوی عدل و انصاف جسکے معنی شیعون کے نزدیک یہ ہین کہ خدا کے ذمہ عدل واجب ہے خلاف انصاف وہ کوئی بات نہین کر سکتا حضرت امیر کا حامی و طرفدار کیون نہوا یا یون کہیئے کہ خدا کے ذمہ حق کا پہونچانا واجب نہین تب تو سنیون کا مذہب برحق نکلا کہ خدا کے ذمہ عدل واجب نہین اسکو اختیار ہے جو چاہے سو کرے چنانچہ خود فرماتا ہے۔ لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُونَ اور کیونکر اختیار نہو وہ سب کا مالک ہے ظلم تو جب ہو سکے جب کسی غیر کی چیز مین بے موقع تصرف کرے اگر کوئی شخص اپنی سلطنت یا خزانہ یا کوئی چیز کسی کمتر کو ہبہ کرے اور افضل کو ہبہ نکرے تو اسکو کوئی نادان بھی ظلم نہین کہہ سکتا یا یون کہو کہ خدا پر عدل تو واجب ہے پر انصاف یہی تھا کہ حضرت ابوبکر خلیفہ ہون کیونکہ وہ سب سے

سلہ اجد تہدید پر تشدید اور دلائل فصیح و بلیغ کے فرماتا ہے کہ لَا یُسْئَلُ۔ آہ یعنے خداے پاک کے کل افعال محمود و عدالت آمیز ہین وہ مالک و مختار اپنی مخلوقات گونا گون کا ہے کسی کو مجال دم مارنے کی نہین ہے اور اگر محمود و عدل نہون تو قبیح و مذموم تو بہ تو بہ ہو نگے بہر تور دو قدح اور سوال و جواب کا دروازہ بند ہو ہی نہین سکتا مگر یہ ممانعت کہ کوئی اُس سے سوال نہین کر سکتا چہ معنی غرضکہ جو کچھ وہ کرے وہ سب بجا و درست ہے۔ سہ ما پروریم دشمن و ما می کشیم دوست ❊ کس را مجال کہ چون و چرا کند۔ ۱۲

افضل تھے اہلسنت ہی پالے جیتے رہے یایون کہو کہ عدل بھی واجب تھا اور حق بھی حضرت علی کا تھا پر نعوذ باللہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے خدا کی بھی نہ چلی زبردستی یہ دونون حضرت علی حق دبا بیٹھے تو سنیون کا ہی بول بالا رہا جنکے ایسے پیشوا کہ نعوذ باللہ خدا کی بھی جنکے سامنے نہ چلی انکو حضرت علی کی پیروی کی کیا پروا اور اُنکی ناخوشی کا کیا اندیشہ حضرات شیعہ یا تو ان باتونکا معقول جواب دین ورنہ فکر آخرت کرین اور توبہ کرین ان سب صاحبونکی خدمت مین یہ عرض ہے کہ اسطرح کے کلمات زبان پر لانے سے واللہ جی ڈرتا ہے خدا کی شان کے نزدیک ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کیا چیز ہین خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی جو افضل مخلوقات ہین اور محبوب ذات پاک ایک بندہ ہین ایک ذرے کے ہلانیکی طاقت نہین رکھتے پر کیا کیجیے نقل کفر کفر نباشد حضرات شیعہ کی خرافات کو بناچاری نقل کرنا پڑا۔ السوال الرابع[۱] امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ شراب کا پینا جائز نہین مگر بہ نیت تقوی پی لے تو مضائقہ نہین پینا اُسکا کما ھو فی شرح الوقایۃ خداوند دانا قران مین فرماتا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ[۱] یعنی حرام کیگئین مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور امام شافعی اہل حرام کی بیٹی کو باپ پر حلال کہتا ہے کما ھو فی شوکۃ العمریۃ للفاضل الرشید الجواب الرابع امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اول تو ہمارے نزدیک ایسے امام نہین جنکی بات خدا اور رسول کی بات کے برابر ہو ایک مجتہد ہین اگر انکی بات ایسی بھی ہو جسپر اعتراض کی گنجائش ہو تو کیا ہوا ہمارے نزدیک مجتہد سے غلطی ممکن ہے پھر وہ بھی فروع ہین اور فروع مین ایسی بات جو خواہ نخواہ ظاہر نہین مگر ستم تو یہ ہے کہ حضرات شیعہ امامون سے جنکی عصمت کے مثل انبیا قائل ہین ایسی روایتین کرتے ہین جو صاف کلام اللہ کے مخالف ہین ارشاد مین جو تصنیف علامہ حلی ہے موجود ہے کہ اپنی باندی کو دوسرے پر حلال کر دے تو اُسکو اس سے صحبت جائز ہے پھر باندیون مین بھی کسی کی تخصیص نہین جس سے اسکی اولاد ہو اسکا حلال کر دینا بھی جائز ہے اور غیر دنکو عاریت دیدینا تو درکنار شیعون کے نزدیک وقف کرنا بھی جائز ہے بلکہ ابن بابویہ قمی حضرت امام مہدے کے نام سے ایک رقعہ ایسا روایت کرتا ہے کہ جسکے

---

[۱] حرام کی گئین تمپر تمہاری مائین اور تمہاری بیٹیان ۔۱۲۔ محمد حسین بانکیوری عفی عنہ۔

سننے سے مسلمانوں کا بدن کانپتا ہے حاصل اسکا یہ ہے کہ مہمانوں اور دوستوں کے لئے باندیوں
اور حرموں کی شرمگاہ کے عاریت دینے مین بڑا ثواب ہے اور عمدہ عبادات مین سے ہے ادھر
متعہ کا آوازہ اور اُسکے فضائل کا طور تو سبھی نے سُنا ہوگا یہی وجہ ہے کہ سیکڑون سُنی شیعہ ہوگئے جاتے
ہین اور کیونکر نہون جیتے جی یہ مزا اور مرنے کے بعد حضرات ائمہ کا مرتبہ نصیب ہو قطرات غسل سے
فرشتے پیدا ہون ایسا دین اور ایسا ایمان قسمت سے ملتا ہے اعتبار نہو تو تفسیر میر فتح اللہ شیرازی
مین اس آیت کی تفسیر مین فَمَا[۱] اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً
دیکھ لین بنیے تو کچھ بھی نہین لکھا اُنہوں نے وہ فضائل نقل کیے ہین کہ جنکے سننے کے بعد رمضان کیطرح نسبے
دل ٹھنڈا ہوا جاتا ہے بلکہ کوئی عبادت متعہ کے سامنے آنکھون مین نہین جچتی غرض ایسی ایسی لذتون کی
بدولت اس مذہب کو رونق ہوئی ورنہ جہاد اور اجتہاد ائمہ تو معلوم جس سے یہ فروغ ہوتا اور کہسکتے
ہین کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جہادون سے اسلام کو فروغ ہوا اامامون کے اجتہادو نسبے
مذہب شیعہ کو فروغ ہوا لیکن باینہمہ صاف کلام اللہ کے مخالف سورۂ مومنون اور سورہ معارج
مین دیکھیے یون فرماتے ہین[۲] وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ
فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ جسکا حاصل یہ ہے کہ جو لوگ بی بی اور باند یکے
سوا اور کسی سے صحبت کرین تو وہ لوگ حد سے نکل جانیوالے ہین اور ظاہر ہے کہ متعہ کی عورت
نہ بی بی ہے نہ باندی تو اسلئے نہین کہ بشہادت آیۃ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ
نکاح چار سے زیادہ جائز نہین اور متعہ مین شیعونکے نزدیک یہ قید نہین اور لفظ نکاح سے زوجیت
ثابت نہین ہوتی تو اس ہٹ دھرمی کا یہ علاج ہے کہ سورہ نساء کے دوسرے رکوع مین

---

[۱] پس جس عورت سے تم بسبب عقد نکاح کے فائدہ و حظ اٹھا چکے تو تم اسے اُسکا مہر مقررہ دیدو۔ ۱۲

[۲] اس سے پہلے اللہ پاک مومنین کاملین کی فلاح دارین کا وعدہ فرما کر اُنکی علامات و حالات ارشاد فرماتا ہے کہ وہ ہی لوگ نماز تہِ دل اور نہایت عجز و نیاز سے ادا کرتے ہین اور وہ ہی لوگ حرکات و سکنات اور افعال و اقوال بیہودہ و لغو سے بچتے ہین اور وہ ہی لوگ زکوۃ ادا کرتے ہین اور وہ ہی لوگ شرمگاہ کو اپنی ارتکاب حرام سے محفوظ رکھتے ہین پھر مباشرت حلال کو کس تصریح سے واضح فرماتا ہے کہ مگر ہان اپنی منکوحہ بیبیون اور مشروعہ لونڈیوں سے مباشرت کرنے مین کوئی زجر و ملامت نہین پھر علاوہ اسکے کل صورتون کو حرام فرماکر تنبیہ یون فرماتا ہے کہ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ یعنے جو لوگ اسکے سوا اور کوئی صورت عیاشی کی

فرماتے ہین وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اور لہن کی ضمیر ازواجکم کیطرف راجع ہے جو پہلی آیت مین مذکور ہے اور ازواج سب جانتے ہین کہ بی بی کو کہتے ہین غرض جو لفظ ازواج سورہ مومنون اور سورہ معارج مین ہے وہی سورۂ نسا مین سورہ نسا مین ازواج کی نسبت درصورتیکہ اولاد نہو ربع اور اولاد ہو تو ثمن فرماتے ہین سو متعہ کی عورت اگر ازواج مین داخل ہوتی تو انکو میراث بقدر مذکور ملتی حالانکہ باتفاق شیعہ متعہ کی عورت وارث نہین ہوتی علی ہذا القیاس اور احکام مثل عدت اور طلاق اور عدل وغیرہ کو جو بہ نسبت ازواج کلام اللہ مین مذکور ہین متعہ کی عورت کی نسبت تجویز نہین کرتے اگر اندیشہ تطویل نہوتا تو مین سب کو تبلاتا مگر یون سمجھکر کہ کلام اللہ موجود ہے پڑھنے والے خود دیکھ لینگے اسیپر اکتفا کیجاتی ہے بالجملہ زن متعہ داخل ازواج تو نہین چنانچہ خود شیعہ بھی اپنی کتابون مین زن متعہ کو ازواج مین شمار نہین کرتے باقی رہا باندی ہونا اسکے ابطال کی کچھ حاجت نہین خود ظاہر ہے کون کہدیگا کہ زن متعہ باندی ہے ورنہ بیع و شرا و عتق و ہبہ وغیرہ سب احکام جاری ہوتے جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ زن متعہ نہ زوجہ ہے نہ باندی تو متعہ کرنیوالے منجملہ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ہوئے یا نہین یعنی منجملہ ظالمین یعنی عادین ہے اب غور فرمائیے کہ یہ مسئلہ باتفاق شیعہ منجملہ عبادات ہے سبحان اللہ سنیون پر اُن باتون پر طعن جو اُنکے یہان اگر ہین تو منجملہ مباحات ہین نہ عبادت پھر وہ بھی اختلافی نہ اتفاقی اور وہ بھی اجتہادی نہ بحوالہ نصوص قرآنی یا نصوص احادیث پھر انمین بھی کوئی بات خلاف عقل و نقل نہین دونون اُسکے مؤید ہو سکتے ہین چنانچہ انشاء اللہ تعالے عنقریب واضح ہوا جاتا ہے اور خبر نہین لیتے کہ صریح زنا مخالف قرآن نہیں پھر اُسکو یہ بھی کہ مباح کہکر چپ ہو رہین بروایات ائمہ اُسکے فضائل بھی بیان کرین پھر فضائل بھی ایسے ویسے نہین انسان گرفتار ہوا و ہوس تو درکنار فرشتہ بھی ہو تو اُن فضائل کو سُنکر لوٹ جائے اور متعہ کرنے کو تیار ہو آدمی دوسرے پر طعن کرے تو اپنی تو خبر لے لے حضرت آدم کے

(بقیہ نوٹ متعلقہ صفحہ ۲۵) ڈہونڈہتے ہین وہ لوگ خدائے پاک کی حدود مشروعہ سے باہر نکل جانے والے ہین ۱۲

(نوٹ متعلقہ صفحہ ہذا) سلہ اور ازواج کیلئے جو تہائی ہے تمہارے ترکہ مین سے ۱۲ محمد حسین بانکپوری عفی عنہ

زمانہ سے لیکر آجتک اس فحش صریح کا یہ اہتمام کسی مذہب اور کسی ملت کسی دین مین نہوا ہوگا پھر
اسپر طرہ یہ ہے کہ بعض روایتون سے تو اجازت عام معلوم ہوتی ہے کنواریان اور رانڈین
ہی نہین خاوندوالیان بھی اس عیش ونشاط سے اپنا جی ٹھنڈا کرلین پھر وہ بھی ایک ہی سے
نہین دس پانچ مردون سے اختیار ہے چنانچہ علی بن احمد ہیتی جو شیعون مین بڑے جلیل القدر
عالم تھے اسپر فتوے دے مرے کہ متعہ دورویہ یعنے یہ کہ ایک عورت کئی مردون سے متعہ کرلے جائز ہے
اور وہ کیا اور بھی عالم بڑے بڑے انکے ہمزبان ہین علی ہذا القیاس اصح علماء شیعہ کے
نزدیک یہی ہے کہ خاوندوالیون کو متعہ بھی جائز ہے اور اگر یہ بات شیعیان زمانہ بوجہ بے نقل
بالفرض تسلیم نکرین تو بوجہ عقل قابل تسلیم بھی ہے اگر مجتہدین اولین کے خیال مین اس قسم
کے متعہ کی اباحت نہین آئی تو مجتہد العصر کو تجدید دین فرمانی چاہیے وجہ اباحت اگر ذہن مین نہ آئی ہو
تو یہ ہیچمدان عرض پرداز ہے اور شکرانہ احسان ضرور ہے نکاح مین جو عورت کے لئے تعداد
ازواج جائز نہین تو یہ وجہ ہے کہ نکاح از قسم معاملات ہے بیع وشرا کیطرح جس سے معاملہ
ہوگیا ہوگیا منجملہ عبادات نہین جو ثواب کی امید ہو اور تائید ثواب کے لئے دس پانچ سے
کیا جائے اور ترویج دین کے لئے خاوندوالیون کو اجازت دیجائے ہان بحمداللہ نعوذ باللہ متعہ
مین ماشاءاللہ نعوذ باللہ یہ فضائل ہین کہ نہ پوچھیے ایک متعہ مین حضرت سید الشہدا علیہ السلام کا
مرتبہ دوسرے مین حضرت سبط اکبر علیہ السلام کا مرتبہ تیسرے مین حضرت امیر کا مرتبہ چوتھے مین
خود مقام سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نصیب ہوتا ہے اور غور کیجیے تو بقیاس صائب پانچوین
متعہ مین خدا کی امید گو وعدہ نہ سہی پھر قطرات غسل سے ملائک کا تولد ہونا کسقدر موجب برکات
ہوگا وہ ملائک اس احسان کے بدلے کیا کیا کچھ عزقریزیان دعا و استغفار مین کرینگے اور
انکی تسبیحات کا ثواب بے پایان کیسا حلواے بے دود کیطرح مفت ہاتھ آئے گا سند
مطلوب ہے تو تفسیر منہج اللہ تبرائی ملاحظہ فرمائین الغرض یہ فضائل متعہ اسبات کو مقتضی
ہین کہ جسقدر ہوسکے دریغ نہ کیجئے عورت کیطرف دیکھیے تو اسکے حق مین متعہ کرنا مردون کے حق مین

بڑی فیفر سائی ہے اگر وہ نکرین تو مردون کو یہ فضائل کیونکر میسر آیئن علی ہذا القیاس مردون کی
طرف دیکھیے تو اُنکا منعہ کرنا عورتون کے لیے فیض کا کام ہے سو اس فیض کو طرفین مین عام رکھنا
چاہیے اور نکاح پر قیاس نفرمایئن کیونکہ وہان مقصود بالذات توالد و تناسل ہوتا ہے تحصیل نفسانی
نہین ہوتا نکاح کی عورت بمنزلہ زمین زراعت ہوتی ہے چنانچہ خداوندبھی یہی ارشاد فرماتا ہے
نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ[1] سو اس زمین مین اگر دس پانچ کا اشتراک ہوگا تو اسکی پیداواری یعنے اولاد
بھی مشترک ہوگی باین نظر کہ مقصود بالذات اس زمین سے جسے بی بی کہیے یہہ
پیداوار ہے جسے اولاد کہیے جیسے زمین اصلی سے اُسکی پیداوار مقصود ہوتی ہے یہان بھی ہر کوئی
اس پیداوار کا خواستگار ہوگا اور نیز خواہش طبعی تولد اولاد بھی اسی کو مقتضی ہے پھر بوجہ محبت
طبعی یہ ہو نہین سکتا اسے لیجیے اُسکو نہ لیجیے جو سب مین یون تقسیم ہوجائے درصورت تعدد اولاد ایک
بچہ ایک لے لے اور دوسرا بچہ دوسرا لے اور نہ یہ ہوسکے کہ ہر ہر بچہ کو کاٹکر گوشت تقسیم کرلین جیسے
درصورتیکہ ایک ہی بچہ ہو صورت تقسیم بھی نظر آتی ہے اسلیے چار ناچار نکاح مین مردون کا تعدد
تو ممکن نہوا ہان عورتون کے تعدد مین کچھہ خرابی نہ تھی پر متعہ مین مقصود بالذات اولاد ہوتی ہی نہین
بلکہ تقضاے حاجت اور تحصیل ثواب یا دوسرے کی حاجت کا روا کردینا اور ثواب کا کام کرادینا
بلکہ بعضی صورتو مین تحصیل اولاد ممکن نہین جیسے ایک ایک دو دو شب کے لئے کوئی عورت
روز منعہ کرتی رہے ایسی صورت مین اوّل تو بوجہ کثرت مجامعت جیسے رنڈیون کے اولاد
نہین ہوتی اولاد کیون ہوگی اور اگر ہوگی بھی تو سبھی کی ہوگی کسی ایک کی کیونکر کہدیجیے جو
اُسکے حوالہ کردیجیے پھر اولاد مقصود نہوئی تو وہی تقضاے حاجت و تحصیل ثواب یا دوسرے
کی حاجت روائی اور تائید کا ثواب باقی رہا سو اُسکی ممانعت قرین عقل و نقل ہرگز نہین فیض اور
ثواب کا کام جسقدر ہوسکے غنیمت ہے ایک سے کرنے مین ایک فیض اور ایک ثواب
ہوگا اور دو سے اور دس پانچ سے کرنے مین زیادہ فیض اور زیادہ ثواب ہوگا علی ہذا القیاس

[1] تمہاری بیبیان تمہاری کھیتی ہین۔ ۱۲

خاوند والیون کو اور اُنکے خاوندون کے حق مین شیعہ مین مضرت مفقود اور منفعت موجود ہے عورت کے حق مین اپنی قضائے حاجت جدی دوسرے کی حاجت روائی جدی اپنا ثواب جدا دوسرے کے شریک ثواب ہونا جدا پھر خاوند کے لئے بے محنت بچون کی اُمید ہے بوئے بنے کھیتی پکی پکائی ہاتھہ آئے اس سے زیادہ اور کیا نفع ہوگا غرض جو وجہ ممانعت تھی تعدد ازواج عورت کے حق مین نکاح مین یہان اصلا نہین پھر تجدید دین کو کیون ہاتھہ سے دیجیے اور کار بے کار اس فتوائے فیض سے احتراز کیجیے بالجملہ اپنے گھر کا تو یہ حال پھر شیعہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی رحمہما اللہ پر طعن کرین تو یہ کرین کہ ایک نے شراب کو حلال بنایا اور دوسرے نے اولاد زنا کو حلال کیا ہے صاحبو امام ابوحنیفہ نے اگر شراب کو حلال کہا ہے تو مطلق شراب کو حلال نہین کہا ہی حالت اضطرار مین حلال کہا ہے جسمین خود خداوند کریم نے مردار وغیرہ کو محرمات مین سے حلال کہا ہے اعتبار نہ آئے تو سورہ مائدہ کے پہلے رکوع کو آیت حُرِّمَتْ[۵۱] عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ سے لیکر[۵۲] فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ تک تلاوت فرمائین آیت حرمت علیکم المیتۃ سے اگر مردار وغیرہ محرمات کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہے تو آیت فَمَنِ[۵۳] اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّإِثْمٍ فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ سے اُنھین محرمات کا حالت اضطرار مین جواز معلوم ہو جائیگا سو حضرات شیعہ بھی انصاف فرمائین کہ امام ابوحنیفہ نے ایسے وقت مین اگر شراب کو حلال فرمایا تو خدا ہی کے اشارہ پر چلے کچھہ خدا کی مخالفت تو نہین کی جو اسقدر رنج و ملال ہے مگر ہان شاید حضرات روافض کو جناب احکم الحاکمین پر اگر اعتراض کرنا ہو تو آپ کرین خیر اگر یہ ہے تو ہمین بھی شکایت نہین اور جواب کی کچھہ حاجت نہین اسوقت فقط یہ شعر کافی ہے ؎ شادم کہ از رقیبان دامن کشان گذشتی گو مشت خاک ما ہم بر باد رفتہ باشد باایں ہمہ امام ہمام نے اگر کہا ہے تو بوقت مذکور حلال کہا ہے

---

[۵۱] حرام کیا گیا تمپر مردار۔ ۱۲

[۵۲] پس بیشک اللہ بخشنے والا اور رحیم ہے۔ ۱۲

[۵۳] پس جو کوئی مارے بھوک کے مرنے لگے تو مرتا کیا نہ کرتا محرمات مذکورہ کا ارتکاب و استعمال اُسکو جائز ہوگا مگر شرط یہ ہے کہ یہ ارتکاب و استعمال اپنی نفسانی خواہشونکی وجہ سے نہو اور ٹٹی کی آڑ مین شکار نہ کھیلتا ہو تو بیشک اللہ پاک غفور رحیم ہے۔ ۱۲ محمد حسین غفرلہ

فرض وواجب سنت مستحب تو نہین کہا جا ئنہ ہی فرمایا ہے سنو حب حصول درجات ائمہ اطہار و
سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین تو نہین فرمایا متعہ کے برابر کردیتے تو جائے اعتراض
تھی کہ ایسی ناپاک چیز کو ایسے پاک کام کے برابر کردیا فقط جواز پر تو اسقدر ترترسو ہونا مناسب تہا
امام شافعی انہون نے اگر اولاد الزنا کا نکاح جائز فرمایا تو بدین نظر فرمایا کہ زنا سے نسب ثابت نہین
ہوتا چنانچہ میراث کا نملنا خود اسکی دلیل ہے پھر جو حرمت نسب نہوئی تو مصاہرت ثابت کیون ہوگی
اور مین جانتا ہون کہ اُنہون نے کچہ بیجا نہین کہا قطع نظر اسکے کہ نسب جیسی نعمت جسکے نعمت ہونے
پر اُدھر وجدان دوسری آیت قرآن واقعہ سورہ فرقان ۔ وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ
نَسَبًا وَصِهْرًا دو شاہد عدل گواہ ہین ایسے فعل قبیح سے جسے زنا کہتے ہین کیونکر ثابت ہو ورنہ زنا بھی منجملہ
النعامات ہو محرمات نہو متعہ کو دیکھا کہ باوجود کثرت فضائل ووفور محامد وعظمت ثواب مثبت
نسب نہین چنانچہ اولاد متعہ کو میراث نہین پہونچتی پھر جب شیعون کے نزدیک متعہ مثبت نسب
نہوا تو امام شافعی اُسپر قیاس کرکے زنا کو مثبت نسب نہ سمجہے تو خفا ہونے کی بات نہین شیعون کو
آفرین وتحسین کرنی چاہئیے ہان یہ شکایت ہو تو بجا ہے کہ زنا متعہ کے ساتھہ زنا مشہور کو اتنی
برابری مین بھی بے ادبی ہے زنا متعہ کجا زنا مشہور کجا پھر زنا معلوم کو ایسی زنا کے ساتہہ کہ جو
عبادت ہو اتنا بھی مشابہ نکرنا چاہیئے اگر یہ شکایت ہے اور یہ اعتراض تو اسکا جواب
اہلسنت کے پاس نہین اور ہے تو یہ ہے مصرعہ جواب جاہلان باشد خموشی ؎
لیکن شیعہ انصاف کرین تو جائے شکایت نہین ہان زنا مشہور کو فضائل مین زنا متعہ کے
برابر کردیتے تو بیجا تھا اب کیا ہے ابھی زمین وآسمان کا فرق ہے اوران سب باتون کو جانے
دیجیے امام ابوحنیفہ اور امام شافعی سنیون کے نزدیک شیعون کے سے امام نہین جو اُنکی
غلطی سے سنیونکا کوئی رکن مذہب ڈھہ جائے علاوہ برین مسائل مذکور کچہہ اصول احکام
مذہب اہلسنت اور مسائل متفق علیہ مین نہین پھر اُنکی حلت وحرمت ایسی زبان زد عام وخاص

سلا اور وہ ایسا حکیم دانا ہو جسنے ناپاک نطفہ سے انسان کو پیدا کیا ہوا نہین قرابت ونسب اور رشتہ سسرالی قائم کردیا۔ ۱۲

نہین ہان متعہ ائمہ شیعہ کی روایت سے ثابت ہے جنکی طرف بطور شیعہ احتمال خطا ممکن نہین پھر مسائل متفق علیہا اور اصول مذہب مین سے اگر کوئی اس مسئلہ کو نمانے تو وہ شیعہ نہین تسپر اُسکی حلت ایسی واضح کہ کسی پہ مخفی نہین اب لازم یون ہے کہ ہمارے اس اعتراض کا جواب دیجیے ورنہ شرط انصاف نہین کہ دوسرون پر تقاضا اور اپنے آپ آئین غائین بتلائین باقی فروع کو بھی اسی پر قیاس کیجیے مصرعہ قیاس کن زگلستانِ من بہارِ مرا اور رہا اصول کی کچھ نپوچھیے ائمہ کو اُنکے اعتقاد کے موافق علم ازل وابد اور اپنی موت وحیات کا اختیار جسکے بطلان پر بیسیون آئین کلام اللہ کی گواہ زیادہ فرصت نہین ایک ایک آیۃ دونون کے بطلان کے لیے پیشکش ہے اول کے لئے [۵۲] قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ جو سورہ نحل مین واقع ہے اور دوسرے مسئلہ کے ابطال ہیے [۵۳] اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ جو کئی جا لفظ فا کی تقدیم و تاخیر کے ساتھ واقع ہے سوا اسکے اور کچھ حاجت نہین مشتے نمونہ از خروارے ہان اگر اسبات کا اعتبار نہو کہ شیعہ کا یہ اعتقاد اور یہ مذہب ہے یا نہین تو کلینی کو ملاحظہ فرمائین اور پھر یہ فرمائین کہ سنیون پر تو ذرا سے کلام اللہ کی مخالفت بھی موافق مصرعہ (مومن) ہین الزام اُنکو دیتا تہا قصور اپنا نکل آیا ؎ اپنے ہی قصور فہم سے مخالفت معلوم ہوتی ہے اور اپنی خبر نہین لیتے کہ اصول سے فروع تک جتنے مسائل ہین سب کے سب کلام اللہ سے مخالف اور پھر مخالف بھی کیسے کچھ کہ الٰہی پناہ موافقت کے لیے

---

[۵۱] مین حضرات سے پوچھتا ہون کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ جو زہر نوش فرماکر ہم آغوش شہادت ہوئے تو اُسکی کیفیت سمیہ سے واقف تہے یا نہین اگر واقف نہتہے تو انکو علم ازل وابد اور علم ماکان اور مایکون نہین اور آپکا یہ عقیدہ غلط اور اگر واقف تہے تو دیدہ دانستہ ہلاک ہوئے اور خودکشی کی جسکی قباحت سے سارا زمانہ واقف ہے ۔ ۱۲

[۵۲] اللہ پاک اپنے حبیب لبیب سے ارشاد فرماتا ہے کہ اے محمد تم کہدو لوگون سے کہ تمام مخلوقات ذوی العقول اور غیر ذوی العقول کوئی بہی ہون غیب دان کوئی بہی نہین اور نہ کوئی جان سکتا ہے کہ ہم پھر کب مرکر جئین گے ۔ ۱۲

[۵۳] جب اُنکی مدت حیات پوری ہوگی تو نہ ایکدم کی فرصت و دیر کرینگی ہو اور نہ انکو اختیار قبل اجل مرنیکا ہو ۱۲ محمد حسین مالک مطبع لکہنو

دوسرا کلام اللہ چاہیئے اس کلام اللہ کی موافقت تو معلوم واللہ اعلم - السوال الخامس
معلوم نہین کہ سیہ پوشی خانہ کعبہ اور سیہ پوشی خلفاء عباسیہ کہ جنہین جلال الدین سیوطی
کہ وہ امام اہلسنت ہے مصداق آیتہ[۱] اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی[۲] الْاَمْرِ مِنْکُمْ
قرار دیا گیا کہنا ہے اعتراض کرنا از راہ جہالت کے بیس ونہین کا خیال نہین اور دسوان بیسوان
چہلم وغیرہ ہوتا ہے بجز مصائب امام حسین علیہ السلام کے اور کچھ نہین ہوتا بخلاف اسکے
اہلسنت موافق خدا اور رسول کے جانتے ہین کہ خرقہ کو اعضاء تناسل پر لپیٹکر فرج زن مین
داخل کرے اور حرارت فرج اُس سے معلوم نہو اور انزال بھی نہو تو صحبت اور داخل کرنا
باعث حرمت کا نہین اسمین مادر اور خواہر اور اجنبی سب برابر ہین یہ بات لذت کی
شرع مین موافق خدا اور رسول کے ہے اس صورتمین نہ غسل واجب ہوگا نہ حج مین فساد
ہوگا نہ حرمت کسی کی ثابت ہوگی لہذا عبارتہ لَوْ لَفَّ ذَکَرَہٗ بِخِرْقَۃٍ ثُمَّ اَدْخَلَہٗ اِنْ وَجَدَ حَرَارَۃَ
الْفَرْجِ وَاللَّذَّۃَ تُفْسِدُ وَاِلَّا فَلَا نَسْئَمَتُنَا اِذَا کَانَ عَامِدًا اَوْ نَاسِیًا عَالِمًا اَوْ جَاہِلًا مُخْتَارًا
اَوْ مُکْرَہًا رَجُلًا اَوِ امْرَاَۃً وَلَا رُجُوْعَ عَلَی الْمُکْرِہِ الخ کَمَا ہُوَ فِیْ بَحْرِ الرَّائِقِ شرح کنز الدقائق ۱۲

الجوابُ الخامسُ - اس سوال کا جواب کیا لکھیے جیسے اپنے مذہب کی اور اہل مذہب
کی دردمندی باعث تحریر جواب ہے ایسے ہی حضرات شیعہ کی خوش فہمی پر افسوس ہو عجب
پیچ وتاب ہے علماء شیعہ کو اعتراض کرنا نہین آتا تو اہلسنت سے سیکھ لیتے جہان کلام اللہ
کا استاد بنایا تہا تو اسکا بھی بناتے کیونکہ اگر وہ نہوتے تو پھر کلام اللہ ہی جہان مین نہوتا فہم

---

[۱] فرمانبرداری کرو خدائے عظیم کی اور فرمانبرداری کرو اسکے رسول کریم کی اور وہ لوگ کہ جو خلیفہ یا امام حاکم وقت ہوں ۱۲

[۲] اس آیۂ شریفہ سے اطاعت اُولوالامر کی وہین تک ہی جہانتک موافق خدا ورسول کے ہو اسلیے کہ مابعد اسکے فرماتا ہے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنے اگر کسی امر مین تم باہم اختلاف وتنازع کرو تو اسے رجوع کرو طرف خدا ورسول کے اگر تم [illegible] تو اسیے اختلاف کی صورت مین کتاب اللہ اور کتاب الرسول ہی حجت قرار دیگیا یعنی کسی امام مجتہد کا قول وفعل حجت نہین امام اور مجتہد پر بھی اتباع کتاب اللہ اور کتاب الرسول لازم وواجب ہے تو اب عصمت ائمہ کی کوئی حاجت نہین کیونکہ اصل حجت بشرع قرآن وحدیث ہی باقی اور امور سب اسکے توابع ہین - ۱۲

مطلب مین بھی انہین کی جو نیان سید ھی کرتی تھین دلیل کیا ہے مدلول کیا ہے کجا خانہ کعبہ اور کجُا خلفاء عباسیہ کی سیہ پوشی کجا حضرت سید الشہداء کے ماتم کی سیہ پوشی غم اور فرحت مین زمین و آسمان کا فرق آنکھہ کھولکر تو دیکھو وہ کہان اور یہ کہان اجی حضرت کچھہ انصاف فرمائیے خانہ کعبہ پہ نوحہ کرنے والے کو کیونکر قیاس کرین وہ خدا کا گھر یہ خدا سے بخبر اگر خدا یاد ہوتا تو یہ گریہ وزاری اور نوحہ و بیقراری نہوتی خدا تو فرمائے وَاصْبِرُوا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ[۵۱] یہان رونے دہونے سے کار۔ خدا تو فرمائے۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصَّابِرِیْنَ[۵۲] یہان برعکس جی صاحب حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے صدمات سے صدمہ ہے تو صبر کیجیے خدا کی اطاعت ہاتھہ سے نہ دیجیے اگر رنج و صدمہ نہین اور یہی سچ ہے تو کالے کپڑے اور جھوٹے آنسوؤن سے محبت نہ کیجیے اگر یہی دین و آئین ہے تو منافقین زمانہ نبوی بدرجہ اولی دیندار و مستحق کرامت پروردگار ہونگے آپ اگر اظہار محبت سید الشہداء علیہ السلام کرتے ہین تو وہ اظہار محبت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کرتے تھے اُنکے اگر جی مین محبت نہ تھی تو محبت آپکے جی مین نہین باقی رہی سوزخوانی تصویر واقعہ کربلا سے اگر رونا آتا ہے تو اُسمین آپکا کیا کمال ہے مجوس ہیود و نصارا بھی اگر اس کیفیت کو سُنین تو رو اُٹھین کیفیات[۵۳] مصائب کو سنکر اجنبی کو بھی رونا آجاتا ہے اسے محبت نہین کہتے چنانچہ ظاہر ہے اور اسے بھی جانے دیجیے اگر یہی قیاس ہے تو کل کو بوجہ مقبولیت غم امام علیہ السلام سیہ پوشان محرم الحرام دعوی مسجودیت کرینگے وہی خانہ کعبہ جسکی سیہ پوشی دستاویز سیہ پوشی محرم ہے قبلہ نماز اور مطاف عشاق جانگداز ہے جب

(بقیہ نوٹ صفحہ ۳۲) ۵۳ اگر اپنے ذکر مین کیڑا الپٹا اور دخول کیا اگر پایا اُسنے گرمی فرج کو اور لذت تو البتہ حج کو فاسد کرینگے ورنہ نہین پس نہ بُرا کہو تم ہمکو اس صورت مین جب قصداً ہو یا ہو لکر دانستہ ہو یا نادانستہ اختیاری حالت مین یا مجبوری مین اور نہین رجوع ہے مجبور پر جیسا کہ بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین ہے۔ ۱۲ محمد حسین مانکپوری عفی عنہ۔

(نوٹ متعلقہ صفحہ ہذا) ۵۱ بیشک اللہ پاک صبر کرنیوالونکو دوست رکھتا ہے۔ ۱۲

۵۲ صبر کرو تم بیشک اللہ تعالے صابرون کے ساتھہ ہے۔ ۱۲

۵۳ اگر محض کیفیت واقعی پر رونا آتا تو یورپی ہیروین مین مرثیہ گانے کی حاجت ہی کیا تھی ہاتھہ پھیلا پھیلا کر بہاؤ بتانے کی ضرورت ہی کیا پھر اسپر بھی کہین رقت ہوئی کہین نہوئی اللہ ری سنگدلی ایک رونے مین اتنا طوفان بے تمیزی اٹھا کہ الٰہی

سیہ پوشی وہان سے اڑائی تو قبلہ و کعبہ بننے کے لئے کون مانع ہے حضرت قبلہ و کعبہ مجتہد العصر
تو برائے نام قبلہ و کعبہ ہین پر نوحہ کنان و سیہ پوشان محرم واقعی قبلہ و کعبہ ہنین گے اور حضرت
مجتہد العصر بھی ناچار اُنکی جانب جھکین گے آخر ہم سنتے ہین کہ حضرت مجتہد العصر در بارۂ سیہ پوشی
و سینہ زنی و تعزیہ داری و مرثیہ اتنا اہتمام اور ان امور خیر ہین جو مشعر محبت ہین مثل عوام
اجتہاد نہین فرماتے علی ہذا القیاس مجتہدان سابق کا بھی حال ایسے ہی سنتے چلے آتے ہین بالجملہ
قیاس کرنے کو کوئی ساتھ ہی چاہیئے لباس خانہ کعبہ پر لباس نوحہ گران بے صبر کو قیاس نکرنا
چاہیئے وہ اور قسم کی چیز مظہران غم اور قسم باینہمہ ایک قسم کی چیزمین بھی ایک کے حال کا لحاظ
ضرور ہے بیمار کو صحیح تندرستون پر قیاس کرکے بد پرہیزی کی چیز . نہ کھلانی چاہیئے اگرچہ
دونون ایک ہی قسم کی چیز ہین سو جیسے صحیح تندرستون کو پلاؤ زردہ کھانے مین کچھ حرج نہین
اور بیمار کھائے تو خیر نہین ایسے ہی خانہ کعبہ کی سیہ پوشی جائز ہو اور نوحہ گرون کے لئے ناجائز
ہو تو کیا مضائقہ ہے ہان اگر سیہ پوشی دین کے مقدمہ مین ایسی ہوتی جیسے زہر قاتل بنی آدم کے
لئے کہ نہ تندرست کو کھانا چاہیئے نہ بیمار کو تو اُس وقت اس اعتراض کا موقع تھا ہم کہتے ہین کہ جو
چیز اصل سے بُری ہے وہ سب جگہ بُری ہے مگر لباس کسی کے نزدیک کسی مذہب مین اصل سے
بُرا نہین جو یون کہیے کہ خانہ کعبہ کے لیے بھی بُرا ہے اور خلفاء عباسیہ کے لیے بھی بُرا ہے
اسمین اگر بُرائی ہے تو اسی وجہ سے جو در باب مرثیہ خوانی جواب سوال اول مین مرقوم ہو چکی یعنی
بدین وجہ کہ یہ کام شیعون کے نزدیک اُن کامون سے ہے جن کامون پر ثواب کی اُمید ہے پھر
باینہمہ نہ کلام اللہ مین اسکا پتہ نہ حدیث شریف مین اسکا نشان کلام اللہ کا حال تو ظاہر ہے
بلکہ کلام اللہ مین اگر ہے تو صبر کی تاکید ہے نہ یہ کہ جزع فزع کیا کرو اور ماتم کی مخالفت ہے نہ یہ کہ غم کی
صورت بنا کر سب کو جتلایا کرو چنانچہ اوپر مذکور ہو چکا ہے رہی احادیث نبوی وہ کلام اللہ کے
موافق ہے اور کیون نہو آیت شریف ۔ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِكُلِّ شَيْءٍ جسکے یہ معنی ہین

(بقیہ نوٹ متعلقہ صفحہ ۲۳) حضرات کی اس حالت پر اسلام زار زار رو رہا ہے ۔ ۱۲ محمد حسین بٹالوی عفی عنہ ۔

کہ اوتاری ہمنے تجہیز کتاب جسمین سب چیز کا بیان ہے یون معلوم ہوتا ہے کہ احادیث بجز تفصیل
اجمال اللہ اور شرح مشکلات قرآن اور کچھہ نہو گا اور نہ احادیث مین سوا ے کلام اللہ کے
اگر اور بھی ایسے احکام ہون جنکا کلام اللہ مین صراحتہً و اشارۃً ذکر نہو تو پھر اسکی کیا صورت
کہ کلام اللہ مین سب چیز کا بیان ہے سو باین نظر کہ کلام اللہ مین صبر کی تاکید ہے اور نفاذ
ممانعتین صاف صاف ہین اور اس قسم کی خرافات کا اصلا ذکر نہین جو حضرت شیعہ محرم وغیرہ
مین کرتے ہین اہل فہم کو یقین ہو گیا ہو گا کہ احادیث مین جو ہو گا اسی کے موافق ہو
اس صورت مین اس قسم کے واہیات موافق آیہ اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِنْ رَّبِّکُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا[51]
مِنْ دُوْنِہٖ اَوْلِیَآءَ سب ممنوع ہونگے اور پھر موافق آیہ وَمَنْ یَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ[52]
ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ ان کامون کے کرنے والے داخل زمرہ ظالمان ہونگے ہان اگر شیعی
عباسیہ اور لباس خانہ کعبہ سیہ پوشی موجب ثواب نہ سمجھے جیسے بہت سے اہل شوق
سبز زرد وغیرہ الوان کے کپڑے پہنتے ہین اور کچھہ موجب ثواب نہین سمجھتے تو یہ کام ممنوع
بالجملہ موافق آیہ مذکورہ اور نیز موافق حدیث مشہورہ مذکورہ مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا[53]
مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ اور نیز موافق حدیث۔ کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ وَکُلُّ ضَلَالَۃٍ فِی النَّارِ[54]
جو باتین کلام اللہ اور حدیث مین ثابت نہون پھر انکو بے ضرورت شرعیہ ثواب سمجھ
کرے تو وہ باتین سب منجملہ بدعات ہونگی باقی وہ چیزین جو بوجہ ضرورت شرعیہ
کلام اللہ اور حدیث مین نہین ہوتین موجب ثواب ہوتی ہین تفصیل انکی ممکن نہین
نظیر مد نظر ہو تو لیجیے سنیے کہ منجملہ انکے توپ و بندوق سے جہاد کرنا دین کی کتابون مین نہین
یہ جملہ اشیا فراہم کرنا عین دین کا کام کرنا ہے یعنی یہ چیزین ہر چند کتاب اللہ و سنت رسول

---

[51] دیکھو پہلے سوال کے جواب کو۔ ۱۲

[52] اسکا ترجمہ بھی ذہن ہے۔ ۱۲

[53] جسنے ہمارے اس دین مین کوئی نئی بات نکالی جو کہ ہمارے اس دین مین سے نہین ہے تو وہ بات مردود ہے۔ ۱۲

[54] جو بدعت ہے وہ گمراہی ہے وہ دوزخ مین لیجانیوالی ہے۔ ۱۲

...اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین مگر انکی مثال ایسی ہے جیسے طبیب نسخے مین دو تولہ شربت بنفشہ
...لکھے اور بیمار کسی سے شربت بنفشہ کی ترکیب دریافت کر کے دوائین جمع کرے مٹھائی لائے
...بنائے آگ جلائے قوام پکائے شربت بنفشہ بنائے ہرچند اتنے بکھیڑے کی نسخہ مین تصریح نہ
...نکہ باین نظر کہ شربت بنفشہ بے اس بکھیڑون کے حاصل ہو نہین سکتا لاچار کرنا پڑے گا
...اس بکھیڑے کا کرنا امتثال امر طبیب سمجھا جائیگا موجب خوشنودی طبیب ہوگا سو جیسے
...ب ئے نسخہ مین دو تولہ شربت بنفشہ ہی لکھا تھا اور اس جھگڑے کا اصلاً ذکر نہ تھا اور یا انہمہ
...کرنا باعث ناخوشی نہین بلکہ اگر شربت بنفشہ تیار نہ ملے تو اس جھگڑے کا نکرنا البتہ موجب
...شی ہوگا ایسا ہی تصنیف کتب اور آلات مذکور کا ہرچند کتاب اللہ اور احادیث نبوی
...ین ذکر نہین صراحۃً پر باین نظر کہ جہاد اور علم اس زمانہ مین ان دونون پر موقوف
...تو اسکا کرنا موجب ناخوشی نہوگا بلکہ نکرنا موجب نارضامندی خداوند ذوالجلال و
...ی باکمال صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا ہان اگر ایسی کمی بیشی نہو جیسی طبیب نے دو دو دوائین
...مین یہ اُسمین اپنی رائے سے ایک دوا اور بڑہا دے یا گھٹا دے یا اوزان ادویہ مین اپنی
...ے کمی بیشی کر دے جیسے تصرفات سے طبیب ناخوش ہو جائے اللہ جلشانہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
...یسے تصرفات سے ناخوش ہونگے انکی مثال ایسی ہے جیسے فرائض خمسہ چار کر دیجئے یا چھہ کر لیجیے یا اعداد
...ین تصرفات کر کے دخل دیجیے مگر چونکہ معمولات شیعہ کا نہ کلام اللہ نہ حدیث مین پتا ہے نہ کوئی حکم احکام ضروریہ
...ی سے اسپر موقوف ہے بلکہ معمولات مذکورہ کے باعث صبر جو احکام ضروریہ شرعیہ مین سے ہے ہاتھ سے جاتا
...ہے تو لاریب حسب ہدایت مثال مذکور سب موجب ناخوشی خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
...ہونگے اب سُنیے کہ جیسے کلام اللہ اور احادیث اہلسنت مین ان معمولات کا کہین پتا
...احادیث تشیع بھی انکے بیان سے خالی ہین اسی سبب سے جو علماء شیعہ کہ متقی ہوتے
...سی باتون سے احتراز کرتے ہین اور اگر فرض کیجیے احادیث شیعہ مین کہین اس قسم کا مذکور
...قطع نظر اس سے کہ شیعون کے نزدیک وہ حدیثین معتبر بھی ہون یا نہون اُن حدیثون مین

ہونا اہلسنت کے اعتراض کا دافع نہین ہوسکتا شیعون کی معتبر حدیثون کو بھی اہلسنت معتبر
نہین سمجھتے جو اُنہین ہونا اُنکے لئے حجت ہو ہان اگر حضرت سائل سیہ پوشی خانہ کعبہ اور
سیہ پوشی خلفاء عباسیہ پر قیاس فرماکر اہلسنت پہ الزام نہ رکھتے اور قصداً اثبات سیہ پوشی
قواعد اہلسنت سے نکرتے تو خیر یہی کہتے کہ وہ جانین انکا کام مگر ستم تو یہ ہے کہ بیوجہ اہلسنت
سے حجتین کرتے ہین مصرعہ مشہور ہے **مصرعہ** لڑتے ہین اور ہاتھ مین تلوار بھی نہین ذ اب
گذارش دیگر یہ ہے کہ لباس خلفاء عباسیہ اگر بوجہ ماتم داری حضرت سید الشہداء تھا
علی ہذا القیاس استار خانہ کعبہ بغرض مذکور سیاہ مقرر ہوا ہے تب تو خلفاء عباسیہ کی
داد دیجیے اور اہلسنت کی فریاد نہ کیجیے اور اگر بوجہ عزاداری سید الشہداء علیہ السلام
نہ تھی بلکہ زیب و زینت و آرائش ہے تو آپکو کیا زیبا ہے کہ ایسے غم مین یہ خوشی پھر وہ بھی
باقتداء خلفاء عباسیہ جن سے ائمہ اہلبیت نے کیا کیا رنج اُٹھائے اور کیسے کیسے داغ
کھائے اور اگر کوئی وجہ دوسری ہو تو پہلے تعیین فرمایئے پھر قیاس دوڑ لیئے مگر دین
تو آپ بھی جانتے ہین کہ یہ لباس خلفاء عباسیہ نے بوجہ آرائش اختیار کیا تھا کوئی صدمہ
باعث سیہ پوشی نہین علی ہذا القیاس خانہ کعبہ کا غلاف کسی تعزیہ مین سیاہ نہین ہوگیا
آرائش خانہ کعبہ مقصود ہے کوئی تعزیت مقصود نہین سو حضرات شیعہ کو بھی اس وقعہ پر
اظہار سرور مدنظر ہوگا جو لباس زینت اختیار کیا اور شاید کیون کہیے یقینی کہیے تماشہ حرفہ
ڈھول نفیری روشنی گانا بجانا کونسی بات شادی کی چھوڑ دی فقط ایک آنکھونکو تھوک
لگا کہ زور سے چلانا اور سینہ پہ ہاتھ مار کر محفل کو سر پر اُٹھانا غم مین شمار کر لیجئے باہر اور کا
تماشہ قرار دیجئے مگر غم کا کوئی سامان بھی نہین شادی کا سامان ہے جیسے بوجہ شہادت عشق و
نشاط وقت شادی بھانڈون کے کسی مصیبت کی نقل مین چیخنے کو غم پر کوئی محمول نہین کرتا یہان
بھی وہی سارا سامان موجود ہے غم نہ سمجھئے شادی سمجھیے اور کیونکر نہ سمجھیے شیعونکی اصل کو
ٹٹولیے تو اُنکے پیشوا وہی ہین جنہون نے اول حضرت سید الشہداء علیہ السلام کو بلوایا پھر

دنیا کی عبید اللہ بن زیاد کے ساتھ ہو کر حضرت کو قتل کر دیا سو انکو اور اُنکی امت کو خوشی نہو گی تو اور کیا ہو گا اور اسے بھی ایک طرف رکھیے ہم پوچھتے ہین کہ حضرت سید الشہداء علیہ السلام کا اظہار غم ہی چاہیئے مثل اہلسنت صبر کر کے اس غم مین دلکو سنبھالیے یہ یہ تو بتائیے کہ یہ قاعدہ اظہار غم کا کہا نسے اُڑا یا اللہ تعالے نے مثل قواعد دین اسکے لیے کوئی قاعدہ نہین بنایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم نفرمایا بجز اسکے کہ نصارا سے یہ بات اُڑائی ہو اور کچھہ سمجھہ مین نہین آتا نصرانیونمین اظہار غم کے لیے اس قسم کے احکام صادر ہوتے ہین مگر اہل دانش جانتے ہونگے کہ میور صاحب کے مارے جانے مین جو حکم سیہ پوشی ہر خاص و عام کو ہوا تھا تو اُنکے دلمین اس بات سے غم نہین گھس گیا بلکہ فقط ایک نفاق ہی تھا خیر یہ تو سب ہی جانتے ہین کہ ان باتون سے غم دلمین نہین آتا پر اسکے ساتھہ یہ بھی معلوم ہو گیا کہ وہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو فرمایا تھا کہ مثل عیسی علیہ وعلی نبینا الصلوٰۃ والسلام ایک قوم تمہاری محبت مین ہلاک ہو گی اور ایک قوم عداوت مین سو وہ نقشہ خوارج نے سچکر دکھایا یعنی اگر خوارج نے در بارہ عداوت حضرت امیر علیہ السلام یہود کی پیروی کی تھی تو حضرت شیعہ در بارہ افراط محبت نصارا کے قدم بقدم چلے نصیریہ نے تو صاف صاف حضرت امیر کی خدائی کا اقرار کیا اور اثنا عشریہ نے گو اسطرح بے پردہ اقرار نکیا پر بوجہ اثبات علم غیب وغیرہ پردہ مین اقرار خدائی کیا کیونکہ بشہادت کلام اللہ جیسا کہ مذکور ہو چکا علم غیب خدا کو ایسا لازم ہے کہ جیسے آفتاب کو دہوپ کہ سوائے آفتاب کے اور کسی مین نہین اسی طرح علم غیب سوائے خداوند علیم کسی اور مین نہ سمجھنا چاہیئے اور کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کہ یہ اُسکو خدا سمجھتا ہے نصرانی حضرت عیسی علیہ السلام کے سولی پر چڑھنے کو اپنے گناہون کے لیے کفارہ سمجھتے ہین حضرات شیعہ حضرت سید الشہداء کے خون کا خون بہا شیعونکی مغفرت خیال کرتے ہین اُنکے یہان حضرت مسیح کی حاضری ہوتی ہے جسمین نان و شراب کو بلفظ گوشت وخون مسیح علیہ السلام تعبیر کر کے نوش کرتے ہین یہان باختلاط خون سید الشہدا خاک کربلا کو پانی

شربت مین گھولکر حضرت کا خون پیتے ہین کیون نہ ہین حضرت کے خون کے پیاسے ہین علی ہذا القیاس اور چال ڈھال کو غور کیجیے تو وہی نسبت ہے جو کہا کرتے ہین سگ زرد برادر شغال فرصت نہین ورنہ مین تفصیل کر دیتا ایک اظہار غم کے لیے سیہ پوشی رہگئی تھی سو وہ بھی امام ہمام کے غم کے بہانہ مین کر دکھلائی با اینہمہ یہ تو فرمائیے امام جلال الدین پر اعتراض تو کیا پر نشان کتاب کیون نہ بتا یا ہم کہتے ہین کہ جلال الدین سیوطی نے خلفاء عباسیہ کے لیے فتوی دیا لیکن یہ تو فرمائیے مثل سیہ پوشی محرم نواب تو نہین فرمایا جو آپکو گنجائش قیاس ہوا اسکے بعد آپ جو بہا گتے ہوے اور ایک سینگ ماری اور یہ فرمایا کہ جلال الدین سیوطی نے خلفاء عباسیہ کو اولو الامر قرار دیا اسکی کیا حاجت تھی اگر باعتبار اختیار ظاہر لیتے ہو تو اسمین کچھ کلام نہین آپ بھی جانتے ہین کہ خلفاء تھے آپنے انکو اپنے سوال مین بلقب خلفاء عباسیہ یاد کیا ہے پھر امام جلال الدین نے انکو اولو الامر کہدیا تو کیا گناہ کیا اور اگر بوجوہ استحقاق لیجیے یعنی بوجہ صلاحیت تقوی وغیرہ جنکی فراہمی سے خلیفہ وقت خلیفہ راشد کہلاتا ہے تو اسکا آپ بھی جانتے ہین کہ کوئی اہلسنت خلیفہ راشد نہین کہتا بلکہ اکثرون کو ملوک جبارین مین سے سمجھتے ہین خلفاء راشدین تو انکے نزدیک پانچ ہین چار یار اور ایک امام حسن علیہم رضوان اللہ تعالے مگر انکے خلیفہ راشد ہونے اور انکے نہونے کے یہ معنی نہین کہ اور سب ظالم ہی تھے اسکی ایسی مثال ہے جیسے شیعہ کہتے ہین کہ وصی حضرت امیر ہین مگر اسکے یہ معنی نہین کہ اور گیارہ امام باقی نعوذ باللہ منہا گنہگار ہین خلفاء عباسیہ کا۔ اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کا مصداق ہو کر واجب الاطاعت ہونا سو اسکا جواب یہ ہے کہ اہلسنت کے نزدیک خلیفہ کا مقرر کرنا اس غرض سے ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیا کرے یعنی ضروریات دین کو جاری اور بدعات اور سیئات اور کیفیات کو مٹا دے لفظ اولو الامر ہی اسپر دلالت کرتا ہے سو اگر وہ اقامت دین کرے تب اسکی اطاعت کرے ورنہ نکرے کیونکہ گناہ کے مقدمہ مین

سہ دیکھو سوال خامس۔ ۱۲

کسیکی اطاعت نہین بالجملہ جب وہ کار مذکور نکرے تب وہ اولوالامر بھی نہین اگر بالکل
برعکس کرتا ہے تو بالکل نہین اور اگر کسیقدر اقامت دین بھی کرتا ہے تو اُسیقدر وہ اولوالامر بھی
اتنی ہی با تو مین اُسکی اطاعت واجب ہے باقی رہی یہ بات کہ اگر وہ اقامت دین نکرے تو کیا
کرے اگر صبر و تحمل نظر نہ آئے تو مثل سید الشہداء علیہ السلام جان پر کھیل جائے ورنہ مثل دیگر ائمہ
صبر کرے اور چون وچرا نکرے اسکے بعد جو کچھہ ارشاد ہے اسکی تشبیہ مین حیران ہون لوا سپر
خر کہیے یا گوز شتر کہیے بہر حال اسمین تو آپنے ایسی عورت کا کام کیا ہے جو آپ گوز مار کر اور و نکے
ذمہ لگا یا کرتی تھی غیر اس سے تو شاید برا نہین گو بُرا ماننے کا تو موقع نہین ہدایت آپ کی
طرف سے ہے اور یہ سُنا ہوگا **مصرعہ**۔ کلوخ انداز را پاداش سنگ است ؛ مگر ہم در گذرتے
ہین اور دوسرا شعر آپ کے مجرا مین عرض کرتے ہین **ع** کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقان
مصلحت را تہمتے بر آہوے چین بستہ اند ؛ ملا زمان والا کیون ایسے بھولے بھٹکے لف حریر کے مسئلہ
کا شہرہ تو شرق سے غرب تک پہونچگیا سنیون کو جب چھیڑنا تھا کہ جب مذہب شیعہ پر تبرا کر لیتے
ہمارے طرف سے بنیں بادشن لیتے مگر آپنے کچھہ تو خدا کا خوف کیا ہوتا اجی حضرت مرنا بھی ہے اس
طوفان بے تمیزی کے لچھن بھی دیکھنے ہین ہمین پر تہمت لگائین پھر ہمین سے آنکھہ ملائین **مصرعہ**
چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد ؛ بحر الرائق مثل کتب شیعہ نادر الوجود نہین کہین اوّل سے
آخر تک اگر یہ بات نکل آئے کہ اس قسم کے افعال جائز ہین تو ہم آپکو سلام کرین ہان اہل فقہ
ہر قسم کے مسئلہ احتمالات لکھکر انکے احکام لکھدیا کرتے ہین مثلاً شیعون کے یہان روزہ مین اگر
کوئی اپنی مان کا بوسہ لے تو اُسکے ذمہ کفارہ[۱] لازم نہین آتا اسی طرح اگر بیٹی سے زنا کرے اور حضرات

---

[۱] یون ہی حضرات کے نزدیک اغلام مردون کے ساتھہ اگرچہ حرام ہے مگر روزہ مین کوئی خلل نہین پیدا ہوتا جیسا کہ جامع عباسی / شرائع
المذہب کتاب الصوم مین لکھا ہے کہ۔ فِی فَسَادِ الصَّوْمِ بِوَطْیِ الْغُلَامِ تَرَدُّدٌ وَّاِنْ حُرِّمَ یعنے مرد کے ساتھہ
اغلام کرنے سے روزہ نہین فاسد ہوتا گو یہ فعل حرام ہوا کرے اور اسی کتاب کی کتاب الطہارہ فی موجبات الغسل مین لکھا ہے
فِیْ وُجُوْبِ الْغُسْلِ بِوَطْیِ الْغُلَامِ تَرَدُّدٌ یعنے لونڈے کے ساتھہ اغلام کرنے سے غسل کے واجب ہونے مین تردد ہے
یعنی کسی کے نزدیک واجب ہے اور کسی کے نزدیک نہین یون ہی اپنی منکوحہ یا متعہ والی عورت سے اغلام کرنا جائز و حلال ہے
اور جامع عباسی مین لکھا ہے کہ اَلْعَوْرَۃُ فِی الرَّجُلِ الْقُبُلُ وَالدُّبُرُ یعنی مرد مین صرف سوراخ مقعد اور دونون خصیے اور ذکر جائزہ

ائمہ سے اعتقاد رکھے تو کافر نہین ہوجاتا سو جیسے یہ لازم نہین آتا کہ بیٹی سے زنا اور ماں[۵] سے بوسہ لینا جائز ہے ایسے ہی اگر کسی نے ایسی ہی کوئی بات لکھدی تو اس سے اُسکا جواز ثابت نہین ہوتا اہلسنت وجماعت اور اہل شیعہ اسبات پر متفق ہین کہ نماز مین روزہ نہ رکھنا کچھہ نقصان نہین کرتا اور نماز کا نہ پڑہنا روزہ کا ناقض نہین مگر اہل فہم کے نزدیک اسکے یہ معنی نہین کہ روزہ کا نہ رکھنا اور نماز کا نہ پڑھنا جائز ہے ہان شیعون کے فہم مین اگر ایسی عبارت سے ایسے معنی سمجھہ مین آجائین تو کیا بعید ہے اُنھین اللہ نے فہم کچھہ نہین دیا مگر اُنھین فہم نہین تو ہمکو بھی انسے کلام نہین کلام اہل فہم سے ہے نافہم سے نہین حضرات شیعہ کی قدیمی عادت ہے کہ اپنا عیب دوسرونکے ذمہ لگاتے ہین مصرعہ خطا کہ کردی نزا میدہی کرا جا نان شاید یہ مزید فہم و فراست شاید اغلام[۶] زنا سے میسر آتا ہے جب ہی اس فہم مین سارے جہان سے ممتاز ہین یہ چیز تو سب کے یہان حرام ہے ہان حضرات شیعہ البتہ اس دولت بے زوال سے کامیاب ہین یہ عقل اور یہ مضامین وہین سے نکالے ہونگے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کیوقت سے لیکر اس زمانہ تک جتنے انبیا گذرے ہین اُنکے دین مین یہ بات کبھی جائز نہین ہوئی جو لوگ پابند دین نہین اپنے کسی آئین کے پابند ہین اُنمین سے بھی کسی نے یہ بات آجتک تجویز نہین فرمائی ہان علماء شیعہ نے البتہ زن منکوحہ اور باندی سے اغلام کرنا حلال طیب رکھا ہے چنانچہ ارشاد مین حلی نے ارشاد فرمایا ہے کہ اَلْوَطْیُ فِی الدُّبُرِ کَالْوَطْیِ فِی الْقُبُلِ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْکَامِ حَتّٰی یَتَعَلَّقُ بِہٖ النَّسَبُ جسکے یہ معنی ہین کہ اغلام اور صحبت معہودہ کے احکام سارے ایک ہین یہانتک کہ ثبوت نسب بھی ہے

(بقیہ نوٹ متعلقہ صفحہ ۴۰) چھپانا کافی ہے باقی کھلا رہے تو رہے کوئی حرج نہین۔ ۱۲

(نوٹ متعلقہ صفحہ ہذا) [۵] استبصار کی کتاب الطہارۃ فی باب القبلہ ومس الفرج یعنی اس باب مین کہ بوسہ لینا اور فرج کو چھونا نماز مین جائز ہے لکھا ہے کہ سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ الرَّجُلِ یَعْبَثُ بِذَکَرِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ فَقَالَ لَا بَاْسَ یعنی مین نے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کوئی نماز فرض مین اپنے نا‌ئزہ او خصیہ وغیرہ عضو کے ساتھہ کھیلے اچھالے تو کیا حکم ہے امام نے فرمایا کوئی مضائقہ نہین ہے۔ ۱۲

[۶] دخول کرنا پاخانہ کے مقام مین ویسا ہے جیسا دخول کرنا عورت کے پیشاب کے مقام مین کل احکام مین یہانتک کہ نسب کا تعلق بھی ہوجاتا ہے۔ ۱۲

کیا مزے کی بات ہے کہ اغلام کرنا تو جائز ہے پھر وہ کیا افسون ہوگا جسکے سبب سے بچہ بھی برمہ کی راہ سے آجاوے بہرحال حضرات شیعہ کے مذہب مین یہ بڑا لطف ہے کہ متعہ تو تھا اغلام بھی ہے حالانکہ کلام اللہ مین تصریح مذکور ہے نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ جسکے کہلے ہوئے یہ معنی ہین کہ تمہاری عورتین تمہارے لیے کھیت ہین اور سبہ جانتے ہین کہ کھیت بغرض زراعت ہے سو وہ زراعت جو اس کھیت سے مقصود ہے اور وہ پیداوار جو اس زمین مین ہوتی ہے یہی اولاد ہے جو بطریق معہود عورت کی مباشرت سے منصور ہے نہ اغلام سے ہان کوئی افسون یا طلسم حضرات شیعہ کے پاس شاید ایسا ہو کہ مثل بازیگرون کے کہین سے ڈالی اور کہین سے نکالی ؏ نہین ہین خوشیم مژگان تیر یہ خار دلنشین نکلے ؂ جنون یہ نیشتر کیسے کہین ڈوبے کہین نکلے ؂ قربان جائیے اس مذہب کے جسمین دنیا مین یہ عیش ونشاط اور آخرت مین وہ درجات اور بھی کچھ نہو تو اس مذہب کی افضلیت کے لیے متعہ کے فضائل اور حرمون اور امہات الاولاد کے بغرض صحبت و اغلام عاریت دینے کے ثواب اور درجات اور اغلام کا جواز ہی کافی ہے سبحان اللہ اہلسنت پر آوازہ پھبکتے ہین اور اپنے آپکو نہین دیکھتے مگر ہان یون کہیے کہ ان اسرار کی برکات کی اہلسنت کو خبر نہین ؏ ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم ؂ اے بے خبر ز لذت شرب مدام ما ؂ اب فرمائیے کہ لذت کی باتونکو خدا اور رسول کے نام پہ لگا کر شیعون نے دین و آئین بنا رکھا ہے یا اہلسنت نے لازم ہے کہ بس کیجیے ہمارا ایسی باتونکا شیوہ نہین مگر کیا کرین خرابے سنیہ سیئۃ مثلہا کے موافق ہمکو جواب دینا پڑا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ؂ السؤال السابع حدیث مین ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کی راہ نار ہے مراد بدعت سے وہ ہے کہ خلاف قرآن اور حدیث کے کوئی امر احداث کرے جیساکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت تراویح کو

(بقیہ نوٹ متعلقہ صفحہ ۴۱) ؂ یعنی بی بی کے ساتھ اغلام اور جماع کرنا بالکل پہلو بہ پہلو قدم بقدم ہے سر مو فرق کسی بات مین نہین جیسے مقاربت حلال ویسا ہی اغلام بھی حلال اگر بعد دخول فرج پورا مہر دینا آتا ہے تو اغلام سے بھی پورا مہر دینا ہوگا ۱۲

(نوٹ متعلقہ صفحہ ہذا) ؏ اے میرے پاک خدا مین تیری پاکی کرتا ہون اور تیری حمد کرتا ہون گواہی دیتا ہون کہ نہین کوئی معبود ہے تیرے سوا اور تیری بخشش چاہتا ہون اور تیری بارگاہ والا کیطرف پھرتا ہون - ۱۲

منع فرمایا برخلاف اسکے خلیفہ دوم نے اپنے عہد خلافت مین اُسکو جاری کیا چنانچہ جامع الاصول کتاب حدیث اہلسنت مین موجود ہے کہ خلیفہ صاحب نے خود فرمایا کہ یہ بدعت ہے مگر حسنہ معاذ اللہ جسے آنحضرت منع فرمائین اسکو خلیفہ جاری کرین اور سُنی اس سنت خلیفہ کو حرام نہ کہین تعجب کی بات کہ تعزیہ کا بنانا کہ جسکی حرمت کسی جگہ ثابت نہین اُسے بے تامل حرام کہین اَلْجَوَابُ السَّادِسُ صفحہ ۳۰۹ کتاب تحفہ مین حدیث متفق علیہ مین مروی ہے کہ[1] مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ وَکُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ یہ طعن اہلسنت پر الزام نہین ہوسکتا کیونکہ انکی جمیع کتب حدیث مین بشہرت و تواتر ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے تین رات رمضان مین تراویح ادا فرمائی اور مثل دیگر نوافل انکو تنہا ادا فرمایا اور عذر ترک مواظبت مین بیان کیا کہ[2] اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تُفْرَضَ عَلَیْکُمْ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جبکہ یہ عذر زائل ہوا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے احیاء سنت نبوی فرمائی قاعدہ اصولی نزدیک شیعہ و سنی کے مقرر ہے کہ جو حکم بموجب نص شارع کے معلل ہو کسی علت کیساتھ تو وقت ارتفاع اس علت کے وہ حکم بھی مرتفع ہوجاتا ہے اور جو یہ کہتے ہین کہ باعتراف حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ بدعت ہے کہ زمانہ آنحضرت مین نہ تھی تو جو چیز کہ بوقت خلفاء راشدین و ائمہ اطہار و اجماع امت ثابت ہوئی اور زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نہ تھی اُسکو بدعت نہین کہتے اگر بدعت کہین گے تو حسنہ ہے نہ سیئہ پس حدیث منقول مخصوص اُسپر ہے کہ شرع مین جسکی کچھ اصل نہو اور خلفاء اور ائمہ اور اجماع امت سے بھی ثابت نہوا ہو اب شیعہ حق عید غدیر و تعظیم روز نوروز و اداے شکر روز قتل حضرت عمر و تحلیل فرج جواری اور محروم کرنے بعض اولاد کو بعض ترکہ سے کہ یہ چیزین زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین نہ تھین اور ائمہ نے انکو احداث کیا کیا کہین گے اس عبادت رحمانی مین کیا زہر ملگیا کہ بدعت شنیعہ ٹھیری اور ان لغویات مین کیا امرت ہے کہ سنت سنیہ ہوئی پس ہے حسب ایمان ہو تبدیل

---

[1] دیکھو جواب خامس۔۱۲

[2] اِنِّیْ آہ ۔ مین ڈرتا ہون اسبات سے کہ مبادا تمپر فرض نہو جائے ۔۱۲

نیک وبد کی پہچان ہو جو کہ اہلسنت کے خلفاء راشدین بھی حکم ائمہ کا رکھتے ہین سجد بیث مشہور کہ

مَنْ یَّعِشْ مِنْ بَعْدِیْ فَسَیَرَیٰ اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ

الْمَهْدِیِّیْنَ مِنْ بَعْدِیْ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ احداث حضرت عمرؓ کو بدستور احداث ائمہ دیگر بدعت

نہین جانتے اور اگر بدعت جانتے ہین تو سیئہ نہین جانتے حسنہ جانتے ہین آنحضرت تو ارشاد فرماتے

ہین کہ بعد ہمارے طریقہ ہمارا اور ہمارے اصحاب کے طریقہ کو مضبوط دانتون سے پکڑنا پس یہ

تراویح وہ ہے کہ حضرت نے تین روز پڑھی اور پھر بخیال فرضیت ترک فرمائی لیکن یہ نہین فرمایا

کہ ہمارے بعد نہ پڑھنا بعد آپ کے دغدغہ نزول وحی باقی نرہا حضرت عمرؓ نے اس سنت کو زندہ

کیا لیکن تعزیہ کا بنانا کس کتاب مین ہے اگر بھی قرآن مین ہے تو دکھاؤ اور جو مصحف غائب علیہ

پاس امام غائب کے ہے لاؤ کس حدیث مین ہے سناؤ کتاب من لایحضرہ الفقیہ مین تمہارا مجتہد

تو یون لکھتا ہے کہ مَنْ جَدَّدَ قَبْرًا اَوْ مَثَّلَ مِثَالًا فَقَدْ خَرَجَ عَنِ الْاِسْلَامِ۔

یعنے جسنے تجدید کی کوئی قبر بنائی کوئی مثال وہ خارج ہوا اسلام سے خود تمہارا مجتہد تمکو اسلام سے

خارج بتاتا ہے اب تقریر تمہاری کہ تعزیہ کی حرمت کسی جگہ ثابت نہین اسے حرام کہین ہم

تمہاری کتاب سے ثابت کرچکے مگر تمنے کوئی ثبوت جوازکا پیش نکیا یہ بیاہ مین بی بی کے

ساتھ کا ست کور نہین ہے کہ تمہین سنے لوٹا تمہین نے کھایا جب کسی مرد کی چھپٹ مین

آؤگے تب توبہ تلہ مچاؤگے فقط

تمت

۱؎ جو زندہ رہیگا میرے بعد وہ دیکھ لیگا بہت بڑا اختلاف پس اُسوقت تم لوگون پر میری سنت لازم ہے اور میرے

خلفاء راشدین مہدیین کی سنت جو میرے بعد ہونگے پکڑو تم اُسکو دانتون سے۔ ۱۲